

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رازِ محبت

فائزہ بتول



جون جولائی میں گرمی تو اپنے عروج پر ہوتی ہے لیکن اسے یہ نہیں پتہ ہوتا کہ جانے کب اسے زوال آجائے۔
سورج راجا کا موڈ آج تو کچھ خاص ٹھیک نہیں تھا اسی لئے قہر برسا رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہر ذی نفس اپنے اپنے ٹھکانوں میں دبکے بیٹھے تھے نہ چرند نہ پرند نہ بندہ نہ بندے کی ذات۔
"آفندی ہاؤس" میں بھی کچھ اسی طرح کی

خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ تبھی لاونج میں رکھے لینڈ لائن نے خاموشی کو توڑا ایک بیل دوسری بیل تیسری بیل
آخر کار چوتھی بیل پر

Posted On Kitab Nagri

کریڈل اٹھا کر کان سے لگالیا گیا تھا اور جو خبر دوسری جانب سے ملی وہ "آفندی ہاؤس" میں عید کا سماں باندھ گئی تھی سب کاموں میں

اس طرح مصروف ہوئے کہ کوئی کمی نہ رہے
آخر کو اس گھر کی لاڈلی بیٹی اتنے عرصے بعد واپس گھر آ رہی تھی۔۔۔۔۔



سبھی اپنے کاموں میں بڑی تھے جب سرور آفندی لاونج میں داخل ہوئے ساتھ پوری تمکنت اور مضبوط قدم اٹھاتا ہوا شاہ میر

آفندی اور ساتھ میں تھکے تھکے قدم اٹھاتا
شاہ زر آفندی داخل ہوئے

"اسلام علیکم" تینوں باپ بیٹوں نے بلند آواز میں سلام کیا اور لاونج میں پڑے صوفے پر بیٹھ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام" زہرہ آفندی اور بتول آفندی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پانی لے آئیں اور سب کو پیش کیا۔

"خیریت ہے آپ کو اتنے خوش نظر آرہے ہیں؟" شاہ میر نے پانی پیتے ہوئے پوچھا۔

"بات ہی کچھ ایسی ہے" زہرہ آفندی سے خوی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

"ایسی کیا بات ہے بیگم صاحبہ" سرور آفندی نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

"مما میں کمرے میں جا رہا ہوں فریش ہو جاؤ تب تک آپ کھانا لگا دیں" شاہ زہرہ کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔

www.kitabnagri.com

"در نجف کل کی فلائیٹ سے واپس آرہی ہے" زہرہ آفندی نے شاہ زہرہ کی بات کو انکسور کرتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا۔

"کیا" شاہ زہرہ نے بیک وقت پلٹ کر اونچی آواز اور حیرت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

" بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں بھابھی جان، درنجف واپس آرہی ہے "بتول آفندی نے بھی زہرہ آفندی کی بات پر پر جوش لہجے میں کہا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے گھر کی رونق واپس آرہی ہے "سرور آفندی نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔

"مما، چھوٹی ممما آپکو کیسے پتہ چلا؟" شاہ زرنے احمقانہ سوال کیا جس پر سبھی نے اسکی عقل پر افسوس سے نفی میں سر ہلایا



"شاہ زرا س نے فون کیا تھا "بتول آفندی نے نرمی سے کہا۔

www.kitabnagri.com

"دیکھے اسکے آنے کی خوشی میں، میں تو بھول ہی گیا تھا کہ ایک عدد فون کال بھی ہو سکتی ہے "شاہ زرنے بے ڈھنگی سی بات کہی تھی۔

"شاہ زرنے چھوڑ دو یہ بچپنا کب بڑے ہو گے تم "شاہ زرنے کی بات شاہ میرا سے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکا اور سختی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری بھائی" شاہ زرمہ لٹکا کر معذرت کرتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"کیا ہوا شاہ میر تمہیں خوشی نہیں ہوئی در نجف کے آنے کی" زہرہ آفندی نے اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے، مجھے خوشی ہے وہ واپس آرہی ہے" شاہ میر نے نرم سا مسکراتے ہوئے کہا تو سبھی مطمئن ہو گئے۔۔۔۔۔



ڈنر پر سبھی گھر والے موجود تھے اور در نجف در نجف ہی کر رہے تھے جبکہ شاہ میر بھی بظاہر خاموش تھا لیکن اندر سے الجھا ہوا تھا۔

"شاہ میر تم چلے جانا! نہیں آرپرٹ سے لینے کے لئے" سرور آفندی نے اسے مخاطب ہوئے۔
"انہیں؟" شاہ میر نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"ہاں وہ میری تھوڑی دیر پہلے ہی بات ہوئی ہے ان سے تمہاری پھپھو بھی آرہی ہیں" زہرہ آفندی نے بتایا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ واؤ، پھپھو بھی آرہی ہیں مطلب تسمیعہ بھی آرہی ہے" فضلہ نے ایکساٹڈ ہو کر کہا اور اسکا ساتھ علیزے نے بھی دیا۔

"تمہاری پھوپھو ہر ہی شفٹ ہو رہی ہیں بھائی صاحب پاکستان میں ہی اپنا بزنس سیٹ کر رہے ہیں" بتول آ
فندی نے تفصیلی بتایا۔

"وہ یہاں ہی رہے گی کیوں شاہ زربھائی کتنا مزہ آئے گا ناں" علیزے نے پر جوش انداز میں کہا اور شاہ زربھائی کی رائے بھی جانی جو اسکے

انداز پر دانت پستارہ گیا تھا سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com



وہ اپنے کمرے میں پڑی رانگ چٹیر کو مسلسل جھول رہا تھا ایک ہاتھ سے چٹیر کے ہینڈل کو

Posted On Kitab Nagri

سہارا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ بار بار اپنے اعنابی لبوں کو لگا رہا تھا لیکن خوبصورت نظریں سامنے ٹیبل پر پڑے لیپ

ٹاپ پر مرکوز تھیں جہاں تصویریں سلائیڈ شو ہو رہی تھیں اور ایک چلبلی سی لڑکی کو دکھا رہیں تھیں ہاتھ میں پکڑی سیگریٹ کا دھواں

کنیں منظر کو ابھار رہا تھا وہ کوئی چین اسموکر نہیں تھا لیکن اسکی حالت جب ایسی ہوتی تو سیگریٹ کا حساب نہ لگایا جا سکتا تھا دل کی بے چینی حد سے سوا ہوئی تو کمرے میں

لگی ونڈو کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور شیشے کو دھکیل دیا ونڈو کے پار بارش کا خوبصورت منظر شاید اسی کا منتظر تھا اسی بارش سے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جڑی اسکی بہت سی یادیں تھیں جب اسکی زندگی کے بائیس سال اسکے ہاتھوں سے ریت کے مانند پھسل گئے تھے وہ "ایک لمحہ" میں خالی

ہو گیا تھا کیونکہ اس کے اندر محبت کا درخت "ایک لمحہ" میں پروان چڑھ گیا تھا۔ وہ آج تک اسی "ایک لمحہ" میں قید تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب بھی بارش ہو رہی تھی اب بھی بارش کو دیکھ کر وہ اسی "ایک لمحہ" میں جا پہنچا تھا۔

ایک لڑکی بارش میں بھیگ رہی تھی، کالے جوڑے میں دودھیارنگت خوبصورت نرم و نازک سا سراپا، دوپٹہ گلے میں ڈالے گھوم رہی تھی،

بارش کے قطرے اسکے کالے جوڑے میں مقید خوبصورت سراپے کو بھگور رہے تھے،

"ایک شعر تو سناؤ" کسی نے کہا۔

"شعر" گھومتے گھومتے وہ رکی اور اپنی مخروطی انگلیوں سے چہرے پہ لمبے شہدرنگ بالوں کو ہٹایا اور کھلکھلا کر ہنسی جیسے اسکی بات سے محفوظ ہوئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تو پھر سنو"

"کچھ انہیں پسند ہے کالا جوڑا

کچھ کم بخت ہم پہ جتنا بھی بہت ہے"

Posted On Kitab Nagri

اک ادا سے شعر سنایا گیا جو دور کھڑے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گیا بس ایک لمحے کی بات تھی، جو اس جیسے اکھڑ، سنجیدہ، اور سخت بندے کو زیر کرنے کے لیے کافی تھی۔

اس "ایک لمحہ" کو سوچتے ہوئے اب بھی اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی جیسے مسکراہٹ آئی تھی ویسے ہی دبے پاؤں واپس لوٹ گئی تھی۔

ایک لمحے نے ہی اسے اس دنیا کا سب سے امیر ترین انسان بنادیا تھا اور اسی ایک لمحے نے اسے اس دنیا کا غریب ترین انسان بنادیا تھا۔۔۔

وہ پھر سے خاموش سارا کنگ چیئر پر بیٹھ کر نظریں لیپ ٹاپ پر مرکوز کر گیا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



وہ چاروں سکول سے چھٹی کے بعد اپنے ڈرائیور کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔
"نجف اب کیا ہوگا" شاہ زرنے درنجف کی جانب رخ موڑ کر مایوسی سے کہا۔

"وہی ہوگا شاہ زرنے جو منظورِ خدا ہے" درنجف نے لاپرواہی اور شرارت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نجف میں سیریس ہوں یار" شاہ زرنے خفگی سے کہا۔

"تو میں بھی سیریس ہوں" درنجف نے سنجیدہ ہونے کی ناکام کوشش کی۔

"نجف بھائی کو پتہ چلا تو وہ ہمیں بہت ڈانٹیں گے" شاہ زرنے ڈرتے ہوئے کہا تھا جس پر درنجف نے ایک نظر اسے دیکھا پھر علیزے اور فضہ کو جو معصومیت کی حدود کی چھوڑ ہی تھیں۔

"شاہ زرنے تم میرے سامنے یعنی درنجف کے سامنے اس "ہٹلر" سے ڈر رہے ہو": درنجف جو تو غصہ ہی آگیا تھا۔

"مجھے پتہ ہے تمہیں شاہ میر بھائی سے ڈر نہیں لگتا لیکن ہمیں تو لگتا ہے ناں" شاہ زرنے علیزے اور فضہ کی دلی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے امداد طلب نظروں سے درنجف کو دیکھا۔

www.kitabnagri.com

"تم سب ٹینشن نہ لو میں سب سنبھال لو گی" درنجف نے کالر کو سہی کرتے ایک فخر سے کہا تھا جس پر انہیں کچھ تسلی ہوئی تھی تب تک انکا ڈرائیور انہیں لینے کے لئے آگیا۔-----



Posted On Kitab Nagri

گھر آ کر یونیفارم وغیرہ چینی کرنے بعد کھانا کھایا اور تھوڑی دیر ریسٹ کی اسکے ایک گھنٹے کے بعد انکا اسٹڈی ٹائم ہوتا تھا اسی لئے شاہ زر

علیزے اور فضہ نے بہت بہانے کئے لیکن بتول آفندی اور زہرہ آفندی نے ناہیں اسٹڈی میں دھکیل ہی دیا جہاں سامنے ہی صوفے پر اکیس

سالہ شاہ میر اپنی تمام تر مردانہ وجاہت کے ساتھ کسی کتاب کے مطالعہ میں غرق تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر نظر اٹھا کر دیکھا تو اسکی

بھوری کالی آنکھوں پر لمبی خم دار پلکیں تھیں لمبی تیکھی ناک باریک اعنابی ہونٹوں کے نیچے ہلکی ہلکی داڑھی نے اسکی خوبصورتی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں اضافہ کر دیا تھا۔ کالے گہرے بال ردس کشادہ پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔

"اجاؤ" اس نے ان چاروں کو اندر آنے کی

اجازت دی تو وہ درنجف کو چھوڑ کر مرے مرے قدموں سے چلتے ہوئے صوفے پر آ کر بیٹھ گئے۔

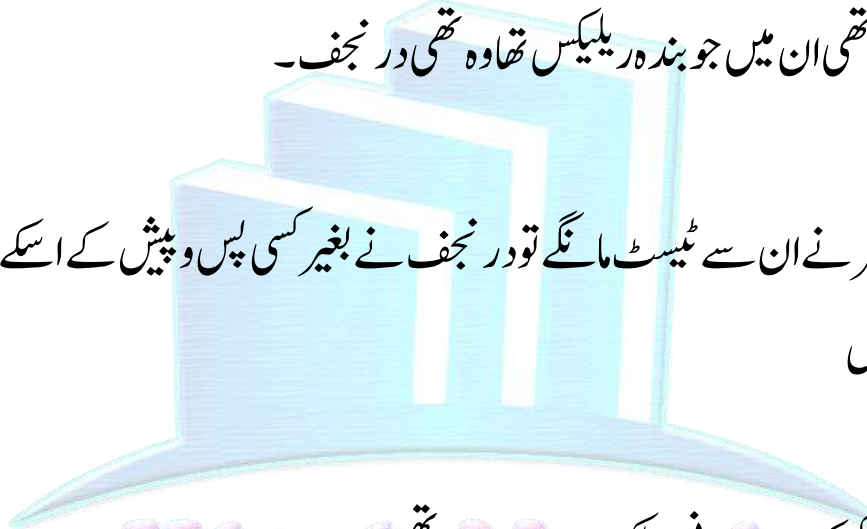
Posted On Kitab Nagri

"ٹیسٹ کیسار ہا اور تم چاروں کے کتنے مار کس

آئیں ہیں؟" شاہ میر نے اپنی کتاب ایک جانب رکھتے ہوئے ناسے استفسار کیا انکی جان تو پہلے ہی حلق میں اٹکی ہوئی تھی اسکے پوچھنے پر

مزید حالت پتلی ہو گئی تھی ان میں جو بندہ ریلیکس تھا وہ تھی در نجف۔

"ٹیسٹ دکھاؤ" شاہ میر نے ان سے ٹیسٹ مانگے تو در نجف نے بغیر کسی پس و پیش کے اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے۔ شاہ میر جوں جوں



ٹیسٹس کو دیکھ رہا تھا اسکی کشادہ پیشانی پر لکیریں ابھر رہی تھی۔
"تم سب کے زیرہ مار کس آئیں ہیں؟" شاہ میر نے غصے سے کہا۔

"میرے خیال میں ہم سب کے ٹیسٹ تو یہی بتا رہے ہیں" در نجف نے کافی ریلیکس اور نڈر انداز میں کہا،
در نجف کے اس انداز پر شاہ میر کو

غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ضبط کر گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ کیسے ہو سکتا ہے تم سب کے زیرہ مار کس
آئیں ہوں دوبارہ ٹیسٹ دکھاؤ" شاہ میر کے

دوبارہ ٹیسٹ مانگنے پر در نجف کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"دیکھ تولے ہیں اور ویسے بھی دوبارہ دیکھنے سے نمبر زیادہ نہیں ہو جائیں گے" در نجف نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے دلیل نہیں مانگی ٹیسٹ مانگیں ہیں" شاہ میر کے غصے کا اظہار وقت امتحان لیتی تھی یہ لڑکی اب بھی کہنے پر اس نے ٹیسٹ شاہ

میر کو پکڑائیں، در نجف اور شاہ زر میٹرک کے سٹوڈنٹ تھے جبکہ فضہ اور علیزے ٹوئینز ہونے کی وجہ سے آ
ٹھویں جماعت میں تھیں، آج

www.kitabnagri.com

انکے مختلف سبجیکٹ کے ٹیسٹ تھے جن میں شاہ زر، علیزے اور فضہ کے سچی میں زیرہ مار کس تھے جبکہ در نجف کے نو نمبر تھے

Posted On Kitab Nagri

لیکن بڑی صفائی اور تھوڑا سا غور کرنے پر انسانی آنکھ کو معلوم ہوتا کہ یہ نو نمبر ہیں بظاہر وہ نو نمبر زیر و لگ رہا تھا۔ در نجف کی اس

حرکت نے شاہ میر کو مزید اشتعال دلادیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" انتہائی غصہ سے اس نے پوچھا۔

"ٹیسٹ ہیں" اطمینان سے جواب دیا گیا۔

"تم لوگ، خاص کر تم بد تمیزی کرنے کے ساتھ ساتھ دھوکہ دینا بھی سیکھ گئی ہو؟" شاہ میر نے در نجف کی سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیسا دھوکہ" در نجف نے حیرانی سے پوچھا۔

"تمہارے نو نمبر زائیں ہیں اور تم نے زیرہ بنا کر پیش کئے ہیں، کیا یہ دھوکہ نہیں ہے؟" شاہ میر نے

ان کے ٹیسٹ پھینکتے ہوئے غصے سے کہا شاہ میر کے غصے سے وہاں پر کھڑے وہ چاروں خوفزدہ ہو گئے تھے، ایک لمحے کے لیے تو در

نجف کو بھی ڈرنے آن گھیرا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں" در نجف نے اطمینان سے جواب دیا۔ جو

شاہ میر کے اشتعال میں اضافہ کر گیا۔۔۔۔۔

"تو پھر یہ کیا ہے؟"

"مما بڑی ماما اور آپ بھی تو کہتے ہیں کہ بہن بھائیوں کے ساتھ پیار سے رہو جیسا اپنے لئے پسند کروں ویسا انکے لئے بھی ہو د کرو انکے

دکھ اور تکلیف میں انکا ساتھ دیا کرو، تو بس میں نے بھی یہی کیا ہے "شاہ میر آفندی کے سامنے بھی در نجف آفندی تھی اپنی ہی دلیل،

اپنی ہی منطق ایک سیر تو دوسرا سو اسیر، ایک سمجھدار تو دوسرا ماہا سمجھدار۔
 "تم-----" شاہ میر نے غصے سے کچھ کہنا

چاہا تھا کہ تبھی بتول آفندی اسٹڈی روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں۔

"کیا ہوا ہے؟" بتول آفندی نے شاہ میر کی بات کو کاٹتے ہوئے پوچھا تو ان تینوں یعنی شاہ زر، فضہ اور علیزے کو کچھ حوصلہ ہوا تھا لیکن

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے سب کچھ انکے گوش گزار کر دیا۔
"در نجف یہ تو غلط بات ہے" بتول آفندی نے در نجف سے کہا جو خفگی سے شاہ میر جو گھور رہی تھی۔

"چھوٹی ماما اس لڑکی نے میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے" شاہ میر نے جھنجھلااتے ہوئے کہا۔
"آپ میں دماغ تھا؟"

"در نجف" بتول آفندی نے اسے ٹوکا تو در نجف نے اپنا رخ دوسری جانب کر لیا۔

"چھوٹی ماما دیکھا آپ نے؟" شاہ میر نے ان سے کہا تو انہوں نے بے بسی سے اسکی جانب دیکھا اور شاہ میر چپ چاپ مزید کچھ کہے اسٹڈی روم

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سے باہر نکل گیا۔

"کیوں کرتی ہو ایسے نجف؟"

"پتہ نہیں ماما خود بخود ہو جاتا ہے" در نجف نے ان سے کہا اور وہ چارواپنی عزت افزائی کے بعد ریلیکس سے اسٹڈی روم سے باہر نکلے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

در نجف تو کچھ زیادہ ہی ریلیکس تھی اسے مزہ
آتا تھا شاہ میر کو تنگ کرنے میں "کیوں" اسکی وجہ تو اسے بھی معلوم نہیں تھی۔



شاہ میر اور سرور آفندی آر پورٹ پر موجود تھے سرور آفندی نے شاہ میر سے پہلے کہا تھا کہ وہ چلا جائے لیکن پھر
وہ خود ہی اسکے ساتھ

چل پڑے تھے آخر دل کو ایک بے چینی تھی اتنے سالوں سے انکے چھوٹے بھائی کی آخری نشانی ان سے دور تھی
اور اب ایک پل کا انتظار

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھی دو بھر ہو گیا تھا اب تو دل کر رہا تھا کہ جلدی سے وہ سامنے آہے اور اسے سینے سے لگالیں اور اپنے بے چین
دلیل کو قرار بخشیں، شاہ

میر انکے دل کی کیفیت سے آگاہ تھا۔

"بابا پلیز خود کو سنبھالیں" شاہ میر نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا نہیں تسلی دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھ سے صبر نہیں ہو رہا شاہ میر آپ سمجھ ہی نہیں سکتے میرے دل کی کیفیت کو، میرے دل کا چین اتنے سالوں سے مجھ سے دور ہے

جسے میں ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتا تھا پتہ نہیں کیا وجہ تھی جو وہ ہمیں اس طرح اکیلے چھوڑ گئی ہماری ساری خوشیاں اپنے

ساتھ لے گئی" سرور آفندی نم لہجے میں بولے تھے جس پر شاہ میر صرف ضبط کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا۔

"اب آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں ان شاء اللہ اب سے وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے رہے گی"

شاہ میر نے انہیں تسلی دی جا پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیئے تھے۔ آخر کار دونوں کا انتظار ختم ہوا اور سامنے سا حجاب تبریزی (پھپھو)

غیر معمولی حامل کی ایک خوبصورت لڑکی تسمیہ تبریزی اور چہرے پہ دنیا جہاں کی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ خوبصورتی لئے بڑی

Posted On Kitab Nagri

بڑی گرے آنکھوں والی جن پر گہری کالی پلکیں سایہ فگن تھیں خوبصورت چھوٹی مگر تیکھی ناک میں پہنا چھوٹا سا
نگ باریک قدرتی لال لب

جیسے کسی پنکھڑی گلاب کی ہوتی ہے، درنجف آفندی پیروں تک آتے میروں گاؤں کے ساتھ ہم رنگ حجاب
کئے سنجہ سی چال چلتی ہوئی ان

تک آرہی تھی وہ چہرہ جس پہ کبھی لالابی پن، شرارتی پن کا پورا پورا راج ہوا کرتا تھا اب انتہائی سنجیدگی چھائی ہوئی
تھی سرور

آفندی اسے دیکھ دیکھ کر اپنے دل کو ٹھنڈک پہچا رہے تھے جبکہ آنکھوں میں نمی تھی۔

دوسری جانب شاہ میر مبہوت سا اسے دیکھ رہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھا اسکی آنکھوں میں الجھن تھی بے یقینی تھی۔

وہ تینوں ان دونوں کے پاس پہنچ گئیں تھیں حجاب تبریزی نے شاہ میر کو گلے لگا کر ملی اور ڈھیر سا راپیا کیا جبکہ
درنجف آتے ہی اپنے

Posted On Kitab Nagri

بڑے بابا کے گلے لگ گئیں تھی خود پر ضبط کرنے کے باوجود بھی گرے آنکھوں سے آنسو رخسار پر بہہ نکلے تھے
سرور آفندی نے اپنی

جان سے عزیز بھتیجی کے آنسو صاف کئے اور اسکی روشن پیشانی پر بوسہ دیا۔

"ماموں جان مجھ سے بھی مل لیں" تسمیہ شاہ میر کو سلام اور خیر خیریت بھی پوچھ چکی تھی اب سرور آفندی اور
در نجف کو اس طرح

ایمو شنل دیکھ کر کہے بنانہ رہ سکی۔

"ضرور ماموں کی جان آؤ" سرور آفندی نے
اسے بھی گلے سے لگایا تو در نجف کی دوسری نظر شاہ میر پر پڑی جو نظریں پھیر گیا تھا۔

"اسلام علیکم" در نجف نے پھر بھی سلام میں پہل کی۔
"وعلیکم السلام کیسی ہو؟" شاہ میر اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

"الحمد للہ، آپ کیسے ہیں؟" در نجف نے بھی فار میلیٹی نبھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہوں" شاہ میر نے کہا تو سب گھر کے لئے روانی ہوئے تھے درنجف بیک سیٹ پر دروازے کے ساتھ بیٹھ حسرت سے روشنیوں کے شہر کو

دیکھ رہی تھی جو پانچ سال میں کتاب بدل گیا تھا اسکی آنکھوں کی حسرت بیک ویو مرر سے شاہ میر کو اندر تک جھنجھوڑ گئی تھی کیوں

تھی اسکی آنکھوں میں یہ حسرت؟ اسکا جواب شاہ میر کے پاس تھا یا نہیں یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

گھر پہنچنے پر بتول آفندی کو دیکھ کر درنجف کا ضبط جواب دے گیا تھا اور اسکے ضبط کا پیالہ چھلکا تو سب کی آنکھوں میں انسو آگئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

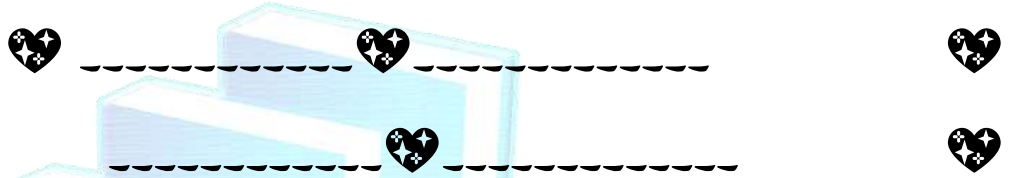
تھے شاہ میر کچھ بھی کہے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ درنجف سب سے ملی تھی۔
"میں نہیں بولتا مجھ سے نہیں ملی تم" شاہ زر

نے خفگی سے کہا تو درنجف نے اسکی جانب بڑھی اور اسکے رخسار پر ہلکا سا تھپڑ مارا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم ابھی بھی نہیں بدلے" درنجف نے مسکرا کر کہا اور شاہ زرنے ایک بازو سے اسکے گرد حصار

باندھا تھا سب خوش تھے کہ انکی رونق واپس آگئی ہے لیکن شاہ میرا سکی سنجیدگی کو دیکھ کر اضطراب میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔



"اسلام علیکم بڑے بابا، بڑی ماما اور میری پیاری ماما" درنجف سکول کے لئے تیار ہو کر ناشتہ کی ٹیبل پر پہنی اور چہک کر سب کو سلام کیا

جواب میں سب نے بہت محبت سے اپنے گھر کی رونق کو پیار کیا تھا جبکہ درنجف نے شاہ میر کی موجودگی کو سرے سے ہی اگنور کر دیا تھا۔

"درنجف، شاہ زرنے، فضلہ اور علیزے جلدی کرو ورنہ شاہ میر تم لوگوں کی وجہ سے یونیورسٹی سے لیٹ ہو جائے گا" بتول آفندی نے انھیں جلدی کرنے کو کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں ہم لوگ انکے ساتھ کیوں جائیں گے ڈرائیور انکل کہاں ہیں؟" شاہ زر، فضلہ اور علیزے نے اثبات میں سر ہلا کر جلدی جلدی کرنے

لگے جبکہ در نجف میڈم کو اس سے بھی پروہلم تھی اور پوچھے بنانہ رہ سکی۔

"انہیں کچھ کام تھا اس لیے آپکے ڈرائیور اپنے گاؤں گئے ہوئے ہیں" سرور آفندی نے اسکے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن بڑے بابا مجھے ایک بہت ضروری کام تھا جو میں انہیں ہی بتا سکتی تھی" در نجف نے مایوسی سے کہا تھا۔

"ارے میری جان تو اس میں مایوس ہونے والی کون سی بات ہے شاہ میرا آپکے ساتھ ہے تو آپ اسے کہہ دیجیئے گا" سرور آفندی سے اساد کھی

پن دیکھا نہیں گیا تو فوراً بولے۔

"اوہ چلے ٹھیک ہے آج شاہ کے ساتھ چلے جاتے ہیں" در نجف نے اپنی شرارت سے لبریز آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا جو ناشتہ کرنے میں

Posted On Kitab Nagri

مصروف تھا۔

"جلدی آجاؤ میں باہر انتظار کر رہا ہوں" شاہ میر نیپکن سے ہاتھ اور ہونٹ صاف کرتے ہوئے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ درنجف کے علاوہ وہ تینوں جلدی جلدی کرنے لگے تھے۔

"بھائی کو ہم پر پہلے ہی بہت غصہ ہے اگر آج وہ ہماری وجہ سے لیٹ ہو گئے تو آج شامت پکی ہے، اسی لئے جلدی کرو" شاہ زرا سے بازو سے

کھینچتے ہوئے بولا تھا جو گھر کا دروازہ اسیے عبور کر رہی تھی جیسے کسی فلم ہو ڈرامے کی شوٹنگ میں سلومو چل رہا ہو، شاہ زرا نے اسکا بازو کھینچا تو وہ کسی میگنٹک کی طرح

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کھینچتی چلی گئی تھی۔

"آپ آپ آگے بیٹھ جائیں" فضہ کی ڈری سہمی سی آواز اسے سنائی دی تھی اسی لئے وہ فرنٹ ڈور کھول کر آرام اور اطمینان سے اگلی

Posted On Kitab Nagri

نشست کو سنبھال چکی تھی جبکہ وہ تینوں خاموشی سے پیچھے بیٹھ گئے تو شاہ میر نے گاڑی سٹارٹ کر کے روڈ پر ڈالی۔

"شاہ مجھے اپنی دوست کے لئے گفٹ لینا ہے تو زرارہ کیٹ میں گاڑی روکنے گا" در نجف نے اسی اطمینان سے کہا۔

"نہیں، میں پہلے ہی تم لوگوں کی وجہ سے لیٹ ہو رہا ہوں" شاہ میر نے روڈ پر گاڑی دوڑانے کے ساتھ نظر بھی ادھر ہی مرکوز تھی جب

سینجہ سا بولا۔

"نہیں شاہ آج اسکا برتھ ڈے ہے مجھے اسے گفٹ دینا ہے پلےز آپ گاڑی سائیڈ پر لگائیں" در نجف نے ضد کی۔

"جب میں کہہ چکا ہوں نہیں تو ضد کرنے والی کوئی تک نہیں بنتی" شاہ میر نے سلگ کر کہا۔
"بڑے بابا نے کہا تھا مجھے جو بھی کام ہے وہ

Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے کہہ دوں اور آپ اس میں میری ہیلپ کریں گے تو اب آپ انکار نہیں کر سکتے "در نجف نے اسے بات یاد دلائی جس پر شاہ میر

نے ایک سخت نظر اسکے شکل سے معصوم چہرے پر ڈالی اور غصے پر ضبط کرتے ہوئے گاڑی سائیڈ پر لگائی۔

"بس پانچ منٹس ہیں تمہارے پاس جلدی کرو" شاہ میر نے ٹائم دیکھتے ہوئے اسکے لیکچر کا ٹائم ہو گیا تھا اور وہ کبھی بھی اپنا لیکچر مس نہیں

کرتا تھا آج پہلی مرتبہ ہو رہا تھا جسکی بڑی وجہ در نجف تھی۔

در نجف سر ہلاتے ہوئے مارکیٹ کے اندر داخل ہو گئی، جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا شاہ میر کی پیشانی پر شکنیں ابھر رہی تھیں جبکہ شاہ

www.kitabnagri.com

زر، فضلہ اور علیزے کی حالت پتلی ہو رہی تھی۔

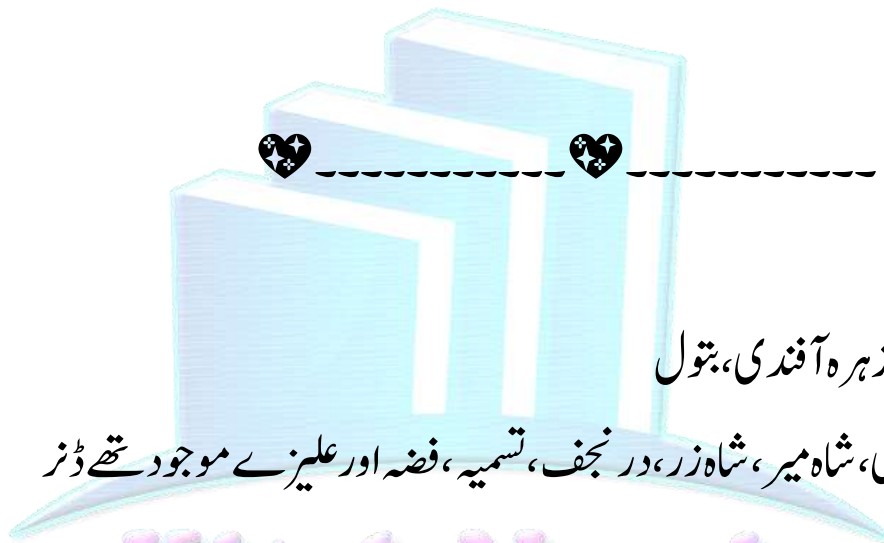
در نجف پانچ پانچ منٹ کی بجائے بیس منٹ لگا

آئی تھی اور جب دروازہ کھول کر بیٹھی تو شاہ میر اپنی خوبصورت کالی آنکھوں میں بے انتہا

Posted On Kitab Nagri

سرخی لئے اسے گھور رہا تھا غصے کی وجہ سے وہ لال پیلا نیلا اور ہر اہوا بیٹھا تھا لیکن سامنے بھی درنجف تھی جسے اس نے مکمل طور پر نظر

انداز کر دیا تھا در نجف کے آنے پر ان تینوں نے سکھ کا سانس لیا تھا جبکہ شاہ میر کچھ بھی کہے بغیر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔-----



ڈنپر سرور آفندی، زہرہ آفندی، بتول

آفندی، حجاب تبریزی، شاہ میر، شاہ زر، در نجف، تسمیہ، فضہ اور علیزے موجود تھے ڈنر

کو سب ہی انجوائے کرتے ہوئے نوش فرما رہے تھے درنجف پر تو سب کچھ زیادہ ہی فوکس کئے بیٹھے تھے جو سب کی نظروں کو خود پر واضح

محسوس کر رہی تھی سوائے شاہ میر کے کیونکہ وہ خود کو لاقابل تعلق سا ظاہر کر رہا تھا لیکن درنجف اس بات کا نوٹس لئے بغیر خاموشی سے

Posted On Kitab Nagri

اپنی پلیٹ میں ڈالی ہوئی بریانی کو کھا رہی تھی۔

"در نجف کیسی بنی ہے؟" بتول آفندی نے پوچھا جو در نجف کے ساتھ ہی بیٹھ ہوئی تھی۔

"جی اچھی بنی ہے" در نجف نے نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر سبھی کے چہروں پر مسکراہٹ غائب ہوئی تھی، حتیٰ کہ شاہ میر نے بھی اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیا ہوا؟" در نجف نے اپنے اوپر سبھی کی سنجیدہ سی نظریں محسوس کیں تو پوچھیں بنا رہ نہ سکی۔

"تمہیں بریانی بہت پسند تھی در نجف یا اب نہیں رہی" شاہ زرنے پوچھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں تو اب بھی پسند ہے مجھے بریانی"

"نہیں تمہاری اس بات کا یقین نہیں کر سکتے" سرور آفندی بھی بولے تھے۔

"اس میں یقین نہ کرنے والی کونسی بات ہے بڑے بابا" در نجف کو حیرانی ہو رہی تھی اب کے اس رویے پر۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ اس لئے کہ ہماری در نجف کی فیورٹ ڈش بریانی ہوا کرتی تھی جو اسکی پہلی محبت اسکا جنون تھی اور جہاں
بریانی ہوتی تھی وہاں

در نجف ملا کرتی تھی اور اگر گھر میں بریانی نہیں بنتی تھی تو ہماری بیٹی کھانا نہیں کھاتی تھی "سرور آفندی لہجے میں
بہت ساری اداسی

کو سموئے ہوئے بولے تھے

"بڑے بابا اب میں بڑی ہو گئی ہوں، اور ویسے بھی چیزوں کو بیلینس رکھنا چاہئے ناں"

در نجف نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس کی بات پر سبھی نے مایوسی سے مسکرائے تھے وہی پر شاہ میر اسکی سنجیدگی
پر پہلو بدل کہ رہ گیا تھا۔۔۔



ڈنر کے بعد تسمیہ فضہ اور علیزے نے آئس کریم کا شور ڈال دیا جس پر سرور آفندی نے انہیں جانے کی پر میشن
دے دی لیکن در نجف کا

Posted On Kitab Nagri

موڈ نہیں تھا اسے شاہ زرز بردستی لیکر کر آگیا تھا شاہ میر کی بی ایم ڈبلیو ایکس 5 گاڑی کے بیک سیٹ پر وہ چار وپتلی ہونے کی وجہ سے

بیٹھ گئیں تھیں جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر شاہ میر اور ساتھ والی سیٹ پر شاہ زر بیٹھ گیا تھا۔ گاڑی میں شاہ میر اور درنجف کے علاوہ سبھی بول رہے تھے اور وقفے وقفے وہ سب ان دونوں کو بھی مخاطب کر لیتے تھے۔

شاہ میر نے گاڑی آئس کریم پارلر کے سامنے روکی اور سبھی گاڑی سے اتر گئے سب کے پسند کی آئس

کریم کا آرڈر دیا تو شاہ زرا انکی جانب بڑھ گیا جو گاڑی کے پاس ہی کھڑی باتیں بگھا رہیں تھیں۔ جبکہ شاہ میر بھی آہستہ آہستہ چلتا ہوا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان تک پہنچ گیا تھا۔

"درنجف ایک بات پوچھوں؟" شاہ زرنے اسے مخاطب کیا جو فضا کی کس بات پر مدہم سا مسکرا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ کب سے اجازت لینا شروع ہوئے" در نجف کی بجائے تسمیہ نے اسکی ٹانگ کھینچی جس پر فضلہ علیزے کا قہقہہ در نجف نے مسکراتے ہوئے

جبکہ شاہ میر نے مسکراہٹ کو دبایا تھا۔

"میں تم سے بات کر رہا ہوں" شاہ زراپنی اس قدر عزت افزائی پر دبہ دبی ساچچا تھا۔

"بھائی تسمیہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، آپ کب سے اسٹیکس نبھانے لگے" فضلہ نے بھی

تسمیہ کا ساتھ دیا۔

"تسمیہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے شاہ زرا، تم میرے ساتھ کب سے فارمل ہونے لگے" در نجف نے خفگی سے کہا۔

"تب سے جب سے تم اتنا سنجیدہ رہنے لگی ہو" شاہ زرا نے بھی دو بدو جواب دیا۔

"اسے سنجیدگی نہیں میچورٹی کہتے ہیں شاہ زرا جو تمہیں زرافے کی طرح قد لمبا ہو جانے سے بھی نہیں آئیں"

در نجف نے مسکراہٹ کو دباتے

Posted On Kitab Nagri

ہوئے کہا جس پر سبھی کا قہقہہ بلند ہوا تھا کہ شاہ میر بھی مسکراہٹ کو دبا نہیں سکا تھا۔
"اب ایسی بھی بات نہیں ہے میرا بھائی بیشک

زرافے کی طرح لمبا ہے تو میچورٹی اتنی بڑی ٹانگوں کے گھٹنوں تک پہنچ چکی ہے دماغ تک پہنچتے میں وقت لگتا ہے
ہے ناں شاہ میر بھائی"

علیزے نے بھی بات میں حصہ ڈالا اور شاہ میر کو کھینچا جو کب سے خاموش کھڑا تھا۔
"ویسے میچورٹی کا ایسے دماغ میں کیا کام



جہاں پہلے ہی گھاس بھری ہو "شاہ میر نے بھی اسکی ٹانگ کھینچی تھی۔

www.kitabnagri.com

"بھائی آپ بھی "شاہ زرنے صدمے سے کہا تو سب ایک مرتبہ پھر سے قہقہہ بلند ہوا تھا۔

اتنے میں آئس کریم آگئی اور آئس کریم کھانے کے دوران بھی سبھی شاہ زرنے کو تنگ کرتے رہے تھے جس پر وہ منہ
پر ٹیپ لگائے بیٹھا رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

اسکے بعد سبھی گھر کے لئے نکلے تھے۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

در نجف، شاہ زر، علیزے اور فضہ کو انکے سکول ڈراپ کرنے کے بعد شاہ میر اپنی یونیورسٹی پہنچ چکا تھا جبکہ پہلا لیکچر کو سٹارٹ ہوئے

تقریباً بیس منٹ گزر چکے تھے جو کہ شاہ میر کی یونی لائف میں پہلی مرتبہ ہوا تھا روم میں داخل ہونے کی جب شاہ میر نے پر میشن چاہی

پہلے تو پروفیسر بھی شک ہوئے تھے لیکن پھر اسے اندر آنے کی پر میشن دی اور اپنا کام جاری رکھا شاہ میر اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا اور

مکمل فوکس لیکچر کو سمجھنے میں لگا یا تقریباً چالیس منٹ کے بعد جب لیکچر ختم ہوا اور سبھی سٹوڈنٹس باہر نکل گئے تو زین (شاہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میر کا دوست) اسکے پاس آیا۔

"آج اتنی لیٹ کیوں ہوئے شاہ میر" زین نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے وجہ پوچھیں۔

"بس ہو گیا یا راب کیا بتاؤ" شاہ میر اپنی نوٹ بک پر جھکے ہی اسکی بات کا جواب دیا۔

"ایسا بھی کیا کام تھا جس نے شاہ میر کا اتنے سال کا ریکارڈ بریک کر دیا" زین نے اصرار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"یاروہ شاہ زر لوگوں کو سکول ڈراپ کرنے میں دیر ہو گئی تھی" اس مرتبہ شاہ میر نے کرسی سے کمرٹکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ سہی، تو تم آج آرہے ہو" "کہاں؟" شاہ میر نے اسکی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھول گئے کیا" زین نے خفگی سے کہا۔
"اب بتا بھی دو زین" شاہ میر نے اسکی خفگی کی پرواہ کئے بغیر پوچھا

"اگر تمہارے اس دماغ میں کہیں میں ہوں ناں تو تمہیں یاد ہوتا کہ آج رات کو تمہارے اکلوتے دوست کی منگنی ہے" زین نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں یاد آیا، میں آؤں گا یا میرے اکلوتے دوست کی منگنی ہے" شاہ میر نے فریش موڈ سے کہا۔

"ہاں ہاں دیکھ لی تیری دوستی"
"اچھا ناں یار تجھے تو پتہ ہے ناں فائنل نزدیک ہیں تو پڑھائی میں کچھ اور یاد ہی نہیں رہتا"

Posted On Kitab Nagri

"اچھا بس ٹھیک ہے ناں، اور اگر تم آج نہیں

آئے تو یہ بات یاد رکھنا کہ تیری میری دوستی ختم "

"ارے ایسے کیسے، میں ضرور آؤں گا" شاہ میر کی بات پر زین نے لڑکیوں کی اترا کر نزاکت سے بالوں کو جھٹکا تھا جس پر شاہ میر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔



رات کو شاہ میر اپنے کمرے میں تھا ابھی ابھی وہ شاور لیکر نکلا تھا جسم پر ایک عدد ڈراؤز اور گلے میں تولیہ ڈالا ہوا تھا جس سے وہ سر

رگڑ کر صاف کر رہا تھا کہ تبھی اچانک سے روم کا دروازہ کھلا اور درنجف صاحبہ اندر پدھاریں جبکہ شاہ میر کا حلیہ دیکھ کر آنکھیں شرم سے

جھک گئی تھیں جبکہ چہرہ دیوار کی جانب کر لیا " I am sorry Shah, مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ
 -----" در نجف اپنی زندگی میں پہلی

Posted On Kitab Nagri

مرتبہ معافی مانگ رہی تھی اور وہ بھی ہٹلر سے۔

"کسی کے کمرے میں داخل ہونے کا یہ کیا طریقہ ہے در نجف" در نجف کو اپنے سامنے یوں پا کر شاہ میر یکدم بوکھلایا تھا اسے دیکھ کر جلدی

سے بیڈ پر پڑی شرٹ کو اٹھا کر پہننے کے ساتھ ساتھ دبے دبے غصے سے کہا۔

"معافی مانگ تو رہی ہوں" در نجف نے معافی مانگی تو گویا اس پر احسان کیا ہو۔

"دیکھ سکتی ہو، اور معافی سے کیا ہو جائے گا، کوئی میسرز نام کی چیز ہوتی ہے جس سے تمہارا پالا شاید ہی کبھی پڑا ہو" شاہ میر ہنوز غصے

www.kitabnagri.com

سے کہہ رہا تھا در نجف نے آہستہ آہستہ چہرہ اسکی جانب گھمایا تھا جب تسلی ہو گئی تو اسے گھورنے لگی۔

"الحمد للہ مجھ میں بہت میسرز ہیں جو میں ہر کسی پر ضائع نہیں کرتی" در نجف نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر شاہ میر ک پارہ ہائی

Posted On Kitab Nagri

ہوا۔

"در نجف اب تم۔۔۔۔۔"

"اوہو اب تو معافی بھی مانگ لی ہے اسی لئے غصہ تھوک دیں" شاہ میر کی بات کاٹتے ہوئے در نجف نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"سوری سے اب کیا ہو جائے گا"

"سوری سے کچھ بھی نہیں ہوگا" در نجف نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"در نجف کسی کے بھی کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دروازہ ناک کرتے ہیں" شاہ میر اب کے اپنے دانتوں کے نیچے الفاظ چبا کر ادا کر رہا تھا

جیسے وہ در نجف جیسی آفت کو چبارہا ہو۔

"اوہو شاہ، آپ تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں جیسے آپ لڑکی ہوں اور میں کوئی لڑکا"

Posted On Kitab Nagri

"نجف"

"شاہ میں یہاں میتھس کے کونسلین سمجھنے
آئی تھی نہ کہ آپکا غصہ برداشت کرنے آئی تھی" درنجف نے مزید جھنجھلاہٹ سے کہا جس

پر شاہ میر صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

"اس وقت میں نہیں سمجھا سکتا" شاہ میر کہتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور کنگھی کرنے لگا۔

"شاہ سمجھا دیجئے صبح ٹیسٹ ہے" درنجف کہتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"نہیں مطلب نہیں" شاہ میر نے انکار کرتے ہوئے خود پر پر فیوم اسپرے کیا۔

"اتنی پیاری، اتنی گولو مولو سی اتنی معصوم کزن ہوں میں آپکی پھر بھی نہیں سمجھائیں گے" درنجف نے
معصومیت کی انتہا کر دی تھی اور

Posted On Kitab Nagri

گرے آنکھوں کو معصومیت سے ٹپٹپاتے ہوئے کہا جبکہ شاہ میر کے خود پر اسپرے کرتے ہاتھ یکدم تھمے تھے اور "ایک نظر" در نجف کی

معصومیت کو دیکھ کر شاہ میر کے سینے میں موجود لو تھڑا یکدم دھڑکا تھا "ایک لمحے" کی بات تھی شاہ میر نے نظروں کا زاویہ بدلا اور بنا

کسی تاثر کے سختی سے بولا۔

"نہیں اس وقت نہیں مجھے کہیں جانا ہے"

"میں بڑے بابا کو بتا دوں گی" در نجف نے

معصومیت کا چولہ اتارتے ہوئے اپنا آخری ہتھیار

آزمایا۔۔۔

"دھمکی دے رہی ہو مجھے"

"آپ کو پتہ ہے میں دھمکیاں نہیں دیتی" در نجف نے کہتے ہوئے نوٹ بک، بک اور پینسل اسکی جانب بڑھائی،

شاہ میر کچھ پل اسے گھورتا رہا

Posted On Kitab Nagri

جیسے صالم نکل جائے گا پھر غصے سے بک کو تھام لیا۔

"بہت بد تمیز ہو تم" شاہ میر صوفی کی جانب بڑھتے ہوئے دل کی بھڑاس نکالی۔

"آپ کی کزن ہوں" درنجف نے لاپرواہی سے

کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”نخف“

"پلیز شاہ سمجھا دیں" در نجف نے مزید التجائی انداز میں کہا تو شاہ میر بیچارے کو چار و ناچار سوال سمجھانے لگا تھا

زمین کی منگنی

www.kitabnagri.com

میں جانے کے لئے وہ تیار ہو رہا تھا جب یہ آفت

آن ٹپکی۔ مسلسل پندرہ منٹ سر کھیانے اور درنجف کو برداشت کرنا صرف شاہ میر کا

حوصلہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

-----♥-----



♥-----♥-----



شاہ میر جلدی جلدی تیار ہو کر زین کے گھر پر پہنچا تھا جہاں منگنی کی تقریب ادا کی جا رہی تھی اسکے سبھی گھر والے
رشتے دار یونی فیلوز

بھی موجود تھے شاہ میر نے خاموشی سے وقار سی چال چلتا ہوا سیٹج کی جانب بڑھا تھا جہاں زین اسے سخت گھور رہا
تھا۔

"منگنی بہت بہت مبارک ہو" شاہ میر نے اسکے سامنے پھولوں والا بوکے کرتے ہوئے کہا تو زین نے زبردستی کی
سمائل سے اسے پکڑ کر شکریہ ادا کیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سحریہ میرا دوست شاہ میر" زین نے اپنے ساتھ کھڑی نازک سی لڑکی سے اسکا تعارف کروایا۔

"اسلام علیکم، منگنی کی بہت بہت مبارک ہو" شاہ میر نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام، بہت بہت شکریہ لیکن زین کے دوست ہونے کی وجہ سے آپکو سب سے پہلے ہمیں مبارک بات دینی چاہئے تھی شاہ میر

بھائی" سحر نے بھی نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہا تو زین نے اپنا ایک ابھرا چکایا۔

"میں جانتا ہوں تھوڑی نہیں بہت دیر ہوگئی، اسی لئے معافی چاہتا ہوں" شاہ میر کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا جس پر سحر نے مسکراتے

ہوئے کوئی بات نہیں کہا جبکہ زین اسے لیکر سائیڈ پر آگیا۔

"لیٹ کیوں آئے ہو؟" زین نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

"ایک کام تھا جسے کرنا مجبوری تھی "

"ایسا کون سا کام ہے جو شاہ میر آفندی کو مجبور کر دے "

"تھیا راب کیا بتاؤ" شاہ میر نے اسے ٹالنا چاہا۔

"پھر بھی یار بتاتو" زین نے زور ڈالا۔

Posted On Kitab Nagri

"ایک کزن ہے میری کزن نہیں آفت کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہے جان بوجھ کر ایسے کام کرتی ہے جن سے مجھے چڑ

ہوتی ہے اب بھی اسی کی وجہ سے لیٹ ہوا ہوں محترمہ کو ریاضی کے سوالات سمجھا کر آ رہا ہوں "شاہ میر نے برے منہ بنا کر در نجف کا

انٹروڈکشن کروایا تھا جس پر زین اڈتے قہقہے کو دبا نہیں سکا تھا اور فلک شگاف قہقہے سے بہت سے مہمانوں کو اپنی جانب متوجہ کر چکا تھا۔

"کیا کر رہے ہو زین میں نے تمہیں کوئی لطیفہ سنایا ہے جو تم اس طرح قہقہہ لگا رہے ہو "شاہ میر نے اس گھر کہ تھا۔

www.kitabnagri.com

"یار تیری کزن کا میں فین ہو گیا ہوں دی ون اینڈ اونلی شاہ میر آفندی جسے یونیورسٹی کی ساری لڑکیاں آپنا آئیڈیل مانتی ہیں وہ ایک

لڑکی سے تنگ ہے ویری انٹر سٹنگ "زین بات کنے کے بعد پھر ہنس دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اتنی بھی بڑی بات نہیں ہے، جتنا تو ہنس رہا ہے" شاہ میر نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

"میرے لئے بہت بڑی بات ہے یار ویسے یار ایک بات بتا تیری کزن تجھے بلیک میل کرتی ہے اگر کرتی ہے تو کس نام سے"

"یار بابا کی جان بستی ہے اس میں بہت لاڈلی ہے بابا کی اسی لئے بابا اسکی کوئی بات نہیں ٹالتے اور وہ بھی بابا کا نام لیکر مجھے بلیک میل

کرتی رہتی ہے" شاہ میر نے اسے بتایا تو وہ حیران ہو رہا تھا۔

"انکل کے نام سے سبھی کو بلیک میل کرتی ہے؟"
"نہیں یار صرف مجھے کرتی ہے"
www.kitabnagri.com

"شاہ میر تیری باتوں سے مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے کہ تمہاری کزن تمہارے گھر کی رونق ہے اس میں سب کی جان بستی ہے، نہیں"

"رونق کا تو مجھے نہیں پتہ زین لیکن ہمارے گھر کے سبھی لوگوں کی جان بستی ہے اس میں"

Posted On Kitab Nagri

"اور تیری" زین نے بے ساختہ پوچھا۔ شاہ میر نے اسکی جانب دیکھا۔

"میری صرف کزن ہے اور اب تم نے مجھ سے کوئی سوال پوچھنا تو آج تیرے سپیشل دن کا لحاظ نہیں رکھنا میں نے" شاہ میر نے جواب

دیتے ہوئے فوراً اسے دھمکی بھی دی تھی جس پر وہ کندھے اچکاتے ہوئے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔



حجاب تبریزی، تسمیہ اور در نجف کو آئیے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا گھر میں رونق لگی ہوئی تھی سب حجاب تبریزی کی کمپنی کو انجوائے کر رہے

www.kitabnagri.com

تھے لیکن ایک بات سب کے دماغ میں چل رہی تھی جسے پوچھنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں تھی۔

آھ اتور تھا سب لوگ لاؤنج میں خوش گپیوں میں مصروف تھے جب شاہ میر بھی وہاں ہی چلا آیا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

"پھپھو آپ نے ہماری در نجف کو کیا کیا ہے؟" شاہ زرنے گھما پھرا کر بات کی جسے سن کر

سبھی خاموش ہو گئے تھے جبکہ در نجف نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا۔

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا" حجاب تبریزی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ ایسی کیوں ہے؟" ایک اور سوال۔

"کہنا کیا چاہ رہے ہو شاہ زرنے" در نجف نے سوال کیا۔

"میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ تم پہلے ایسی نہیں تھی" 

www.kitabnagri.com

"مطلب کیسی؟" در نجف نے مزید سنجیدگی سے پوچھا۔

"تم پہلے اتنی سنجیدہ نہیں تھی کم گو اور خاموش رہنے والی" شاہ زرنے دہرایا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے انسان وقت کے ساتھ ساتھ تھوڑا بہت تبدیل ہو جاتا ہے پھر بار بار یہ بات کیوں کر رہے ہو؟"

"پھپھو آپ بتائیں یہ اتنی سنجیدہ کیوں ہے؟" درنجف کی بات سے شاہ زہر کی تسلی نہیں ہوئی تھی اسی لئے حجاب سے پوچھ لیا۔

"اسکی وجہ تو مجھے بھی نہیں پتہ لیکن یہ جب سے پاکستان سے ہمارے پاس گئی تھی یہ تب سے ہی ایسی ہے کم بولنے والی، سنجیدہ،

اور صرف تب بات کرتی ہے جب کوئی کام ہو، حالانکہ پہلے یہ ایسی نہیں تھی پہلے اس کے سامنے ہاتھ باندھنے پڑتے تھے کہ مس درنجف

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آفندی اپکو خدا کا واسطہ ہے خاموش ہو جاو لیکن یہ اور خاموشی ناممکن بات ہوا کرتی تھی "پھپھو نے مسکراتے ہوئے کہا جسے سن کر

سبھی کے چہروں پر اداس مسکراہٹ بکھر گئی تھی شاہ میر نے اسے دیکھا جو مسکرا بھی نہ سکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپاب کیا ہو گیا ہے؟" فضہ نے پوچھا۔
"ہاں آپا اتنا جلدی تو کوئی نہیں بدلتا جتنا جلدی آپ بدل گئیں ہیں" علیزے نے بھی
افسوس کرتے ہوئے کہا۔

در نجف نے ایک خاموش نظر سب پر ڈالی تھی سوائے شاہ میر کے۔

"انسان کو بدلنے کے لئے وقت درکار نہیں ہوتا، اگر وقت بدلنے پی آئے تو صدیاں بھی لگ سکتی ہیں اور" ایک
لمحہ "بھی جیسے" ایک



لمحے "نے میری پوری شخصیت کو بدل ڈالا"
در نجف نے انتہائی سنجیدگی سے کہا جہاں

www.kitabnagri.com

سبھی حیران ہوئے تھے وہاں پر شاہ میر پہلو بدل کے رہ گیا تھا۔

"ماحول خطرناک حد تک سنجیدہ ہو گیا ہے" تسمیہ نے کہا
"نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں کی میں نے جس سے ماحول سنجیدہ ہو گیا ہو" در نجف

Posted On Kitab Nagri

نے ماحول کی کشیدگی کو کم کرتے ہوئے کہا۔
"آپ لوگ اپنی باتیں جاری رکھے مجھے کام ہے تھوڑا سا میں چلتی ہوں" درنجف نے وہاں سے

چلے جانا ہی مناسب سمجھا تھا جبکہ بتول
آفندی اور زہرہ آفندی نے خاموش نظروں کا تبادلہ کیا تھا جن میں حسرت تھی ایک چاہ تھی۔



اگلے دن پھر سے شاہ میر نے انہیں سکول ڈراپ کیا تھا انہیں سکول کے گیٹ پر اتارنے کے بعد شاہ میر چلا گیا جبکہ
شاہ زرا اپنے بوائز کیمپس

کی جانب چلا گیا فضہ اور علیزے اپنی کلاس کی جانب جبکہ درنجف اپنی کلاس کی جانب چل دی جب کلاس میں ہی
اسکی دوستوں نے

اسے گھیر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"در نجف وہ کون تھا جو تمہیں ڈراپ کرنے کے لئے آیا تھا" در نجف کی دوست اریبہ نے پوچھا کیونکہ اس نے در نجف کو دیکھ لیا تھا۔

"میرے کزن تھے" در نجف نے منہ کا زاویہ بگاڑتے ہوئے بتایا۔

"کون سے کزن اور تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا" در نجف کی دوسری دوست فرخ بولی تھی۔

"شاہ میر تھے" در نجف جھنجھلا کر کہا۔

"شاہ میر کون" اریبہ نے اپنا سوالوں کا ہٹا بنا بوس کھولتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"فرسٹ کزن "

"انگل سرور کے بیٹے؟ "

"جی بلکل "

"تم نے پہلے کبھی ذکر نہیں کیا" فرخ نے پوچھا

"ہماری دوستی کو اتنا ٹائم نہیں ہوا ناں یا اسی لئے کبھی موقع ہی نہیں ملا بتانے کا، اور ویسے

Posted On Kitab Nagri

بھی اس ہٹلر کا زکروہ بھی میں کبھی بھی
نہیں "

"ایسے تونہ بولویا راتنا تو پیارا ہے "اریبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پیارے اور وہ توبہ "

"کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ "فرخ نے تڑک کر پوچھا۔

"میرے جانی دشمن ہیں "

"وہ کیسے "

"ہم لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں "

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اس لڑائی جھگڑے میں تو پیارا ہے "فرخ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا مطلب؟ "در نجف نے حیرانی سے پوچھا۔

"میں نے بہت سارے ناولز میں پڑھا ہے کہ جہاں ہیر واور ہیر وُن میں جھگڑا زیادہ ہوتا ہے وہاں پر

Posted On Kitab Nagri

پیار اور محبت بھی زیادہ ہوتی ہے "ا ریہ نے معنی خیز لہجے میں بتایا۔

"تم نے کہانیاں پڑھی ہیں حقیقی زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا، اور ویسے بھی نہ تو وہ کوئی ہیر وہیں اور نہ میں کوئی ہیر و سن جو

ہماری لڑائی جھگڑے میں کہیں پیار چھپا ہوا ہوگا"

"لیکن پیار۔۔۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا اب اور ایک لفظ بھی تم دونوں نے کہاناں تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی" در نجف نے کافی سختی سے انہیں وارننگ دی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھی تو وہ دونوں مصلحتاً خاموش ہو گئیں تھیں

لیکن دوبارہ بات تو کرنی تھی ناں۔۔۔۔۔

پھر اگلے کئیں دن در نجف اور شاہ میر کی ذات

کاز کر ہوتا رہا تھا جب تک در نجف کی دوستوں نے اسے یہ یقین نہیں دلا دیا کہ شاہ میر اسے تنگ کرتا ہے اس سے بات کرنے کے لئے باتوں کو

Posted On Kitab Nagri

طول دیتا ہے تو در نجف بھی زہن پر پڑنے والی بار بار کی باتوں سے سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی کہ واقع میں ایسا کچھ ہو سکتا ہے کیونکہ کچے زہن پر بار بار دستک دیتی باتیں بہت گہرا اثر چھوڑتیں ہیں۔۔۔۔۔۔



در نجف اور شاہ زر کے میٹرک کے پیپر ز نزدیک تھے اسی لئے وہ دن رات ایک کر کے پڑھائی کر رہے تھے اسی وجہ سے در نجف کی شیطانیاں

بھی کافی کم ہو گئیں تھیں لیکن ایک بات تبدیل ہوئی تھی جو سب کے لئے باعث حیرت تھی کہ در نجف پہلے بھی پڑھائی کرتی تھی لیکن شاہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

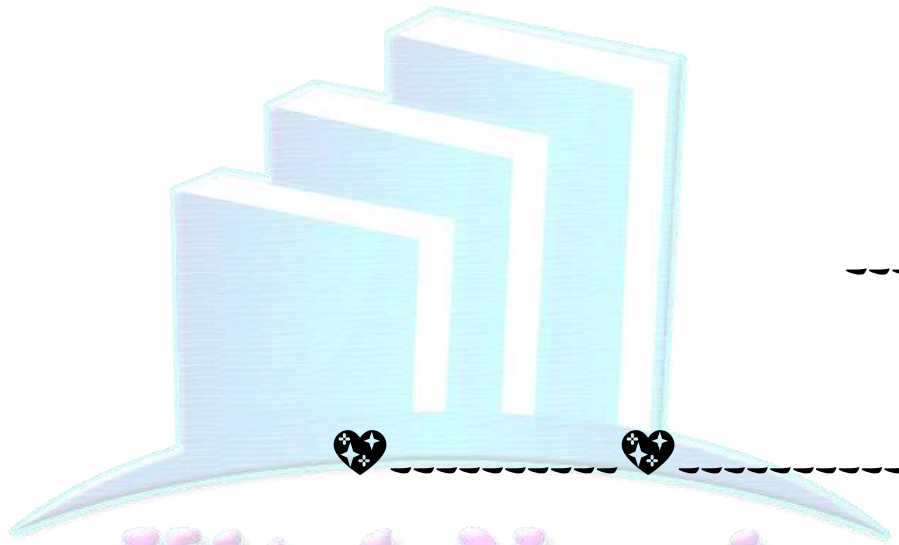
میر کو اسکے دوران بھی سکون نہیں لینے دیتی تھی لیکن اب اسے تنگ کرنا تو دور کی بات تھی در نجف اسے مخاطب ہی کم کیا کرتی تھی یا

کرتی ہی نہیں تھی پڑھائی میں کسی قسم کی مدد کی ضرورت بھی ہوتی تو وہ شاہ زر کو شاہ میر کے سامنے کر دیا کرتی تھی اسے شاہ میر سے

Posted On Kitab Nagri

عجیب سی جھجک محسوس ہونے لگی تھی جس سے وہ شاہ میر کے سامنے جانا کم کر چکی تھی جہاں شاہ میر ہوتا
در نجف وہاں کہیں نہیں

ملتی تھی اس بات سے شاہ میر بھی کافی حیران ہوا تھا لیکن پڑھائی کی وجہ سے وہ بھی بڑی تھا تو زیادہ کرید نامناسب
نہ سمجھا



در نجف اور شاہ زہر پیپر ز سے مکمل طور پر فری ہو چکے تھے اور اسی وجہ سے در نجف اپنی دوستوں کے ساتھ
شاپنگ وغیرہ کرنے آئیں

ہوئی تھی شاپنگ کے بعد انہوں نے لنچ کرنے کے لئے ہوٹل کا رخ کیا۔ اپنا آرڈر پیس کرنے کے بعد وہ باتوں
میں مصروف تھیں جب اریبہ نے اسے

Posted On Kitab Nagri

مکمل طور پر جھنجھوڑ ڈالا۔

"در نجف وہ دیکھو تمہارا کزن وہ بھی کسی لڑکی کے ساتھ "در نجف اسکے جھنجھوڑنے پر بوکھلا گئی تھی لیکن جب اس نے سامنے کا

منظر دیکھا جہاں شاہ میر ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ لنچ کرنے کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا، در نجف کو حیرانگی نے آن گھیرا

تھا کہ شاہ میر وہ بھی ایک لڑکی کے ساتھ۔۔۔
"یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے تمہارے کزن کی گرل فرینڈ "فرخ نے پوچھا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ کون ہے "در نجف نے ناگواری سے کہا تھا پتہ نہیں کیوں اسے شاہ میر کا کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھنا برا لگا تھا۔

"تو پتہ کرو "در نجف کی دوستوں کو در نجف سے زیادہ اس لڑکی کے بارے میں جاننے کا تجسس تھا۔

"مجھے نہیں ضرورت پتہ کرنے کی "

Posted On Kitab Nagri

"کیوں بھی کیوں ضرورت نہیں ہے" اریبہ نے برامانتے ہوئے پوچھا

"یہ انکا پرسنل میٹر ہے"

"انکے پرسنل میٹر میں تم نہیں آتی" فرخ نے پوچھا۔

"نہیں"

"یہ کیا بات ہوئی تمہارا کزن تمہارے سامنے کسی لڑکی کے ساتھ گپے ہانک رہا ہے اور تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں ہے" اریبہ نے اسے مشتعل کرنا چاہا۔



"میں کیوں کروں انکی پرواہ" درنجف نے لاپرواہ بنتے ہوئے کہا۔

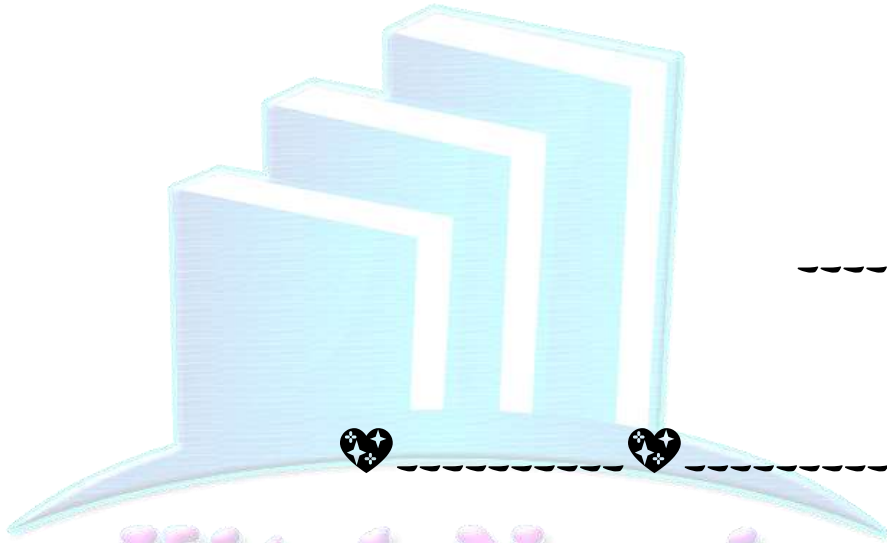
"عجیب لڑکی ہو تم اسے پسند کرتی ہو اور تمہیں اسکا کسی لڑکی کے ساتھ برا بھی نہیں لگا"

"میں انہیں کوئی پسند نہیں کرتی ہوں، مجھے انکی کوئی پرواہ نہیں ہے یہ انکا پرسنل میٹر ہے وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں اس سے مجھے کوئی

Posted On Kitab Nagri

سروکار نہیں ہے، اور اب خدا کا واسطہ ہے اس بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" درنجف غصے سے کہتی

ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ اریبہ اور فرخ اسکے بیسیور پر حیران رہ گئیں تھیں اگر اتنی بڑی بات نہیں تھی تو اتناری ایکٹ کیوں



زین کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی تو اسکی شاپنگ وغیرہ کرنے میں مدد کے لئے زین نے شاہ میر کو اپنے ساتھ اپنے کو کہا تھا جس پر

شاہ میر نہ چاہتے ہوئے بھی آگیا تھا لیکن شاہ میر نے اس وقت زین کی گردن پکڑی جب مال آنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ سحر کو بھی اس

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

نے شاپنگ کروانی تھی شاہ میر کا یوں ان دونوں کے درمیان ہونا عجیب لگ رہا تھا شاہ میر نے ان دونوں کو مال میں شاپنگ کے لئے بھیجا

جبکہ خود بھی سرسری سامال کا جائزہ لینے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ ہی دنوں میں در نجف کا بر تھڑے تھا تو شاہ میر نے اسکے لئے گفٹ لینے کا سوچا یہ شاہ میر کی زندگی میں پہلی مرتبہ ہوا تھا جب اسے

در نجف کی ڈیٹ آف بر تھ یاد رہ گئی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ ہی اسکی ڈیٹ آف بر تھ بھول جایا کرتا تھا۔

گفٹ لینے کے بعد اسے پیک کروایا اپنے لئے ایک دو اشیا لیں تو زین کی اسے کال آہی کے وہ لوگ ہوٹل میں لہجے کے لئے پہنچ گئے ہیں وہ بھی وہاں

ہی پہنچ جائے شاہ میر نے موبائل جیب میں ڈالا اور ہوٹل کی طرف چل پڑا۔

لہجے کرنے کے دوران زین کی شرٹ پر کھانا گر گیا تو وہ اسے صاف کرنے کے لئے واش روم چلا گیا جبکہ ٹیبل پر شاہ میر اور سحر ہی رہ گئے تھے

لہجے کرنے کے دوران ہلکی پھلکی گپ شپ ہوتی رہی تھی لہجے کرنے کے بعد وہ تینوں نے گھر کی راہ لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



در نجف کو اسکیچز بنانے کا بہت شوق تھا اور اسی شوق کی وجہ سے وہ گھر اور اپنے سکول میں بہت مشہور تھی اسکیچز میں اتنی صفائی

نہیں تھی لیکن پھر بھی پرفیکٹ بنتے تھے، گھر میں سبھی کے لئے سیدھے اسکیچز وہ بنا چکی تھی، اب بھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اسکیچ

بنانے میں مصروف تھی بارک ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ سجائے وہ پیپر پر لیڈ پینسل سے لائنیں کھینچ رہی تھی، زہن میں نجانے کیا چل

رہا تھا لیکن پیپر پر اسکے زہن کی ترجمانی ہو رہی تھی کافی محنت کے بعد وہ اسکیچ بنانے میں کامیاب ہو گئی تھی ایک گہری سانس لیکر

Posted On Kitab Nagri

سکیچ کو دیکھا جو خوشہ شاہ میر جیسا لگ رہا تھا در نجف خود کی کیفیت سے پریشان ہو رہی تھی ہاتھ بڑھا کر اسکیچ کو
سہلایا تھا

عجیب سی کیفیت تھیں اسکی جو اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہیں تھیں شاہ میر کو دیکھ کر اسکا دل بے اختیار دھڑک
اٹھتا تھا وہ شاہ میر

کے سامنے جانے گھبرا جاتی تھی اور پھر ہوٹل میں شاہ میر کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھنا اس سے برداشت نہیں ہوا
تھا عجیب سی جلن ہوئی

تھی در نجف کو غصہ یکدم عود کر آیا تھا جس سے اس نے اپنی ہی دوستوں پر اتار دیا تھا وہ مزید کچھ بھی کہے بغیر
وہاں سے چلی آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھی۔

"میں اب مزید شاہ میر کے سامنے ہی نہیں جاؤں گی جو مجھے ہو رہا ہے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو پتہ نہیں کیا سوچیں
گے میرے بارے

Posted On Kitab Nagri

کسی کو تو دور کی بتا ہے اگر شاہ میر کو زرا بھی بھنک پڑ گئی تو بڑے بابا سے شکایت کر دیں گے، اور بڑے بابا سے ناراضگی میں برداشت نہیں

کر سکتی، ہاں یہی ٹھیک رہے گا میں شاہ میر کو مکمل طور پر انداز کروں گی "در نجف خود سے کہتی ہوئی اٹھی اور اسکیچ کو اپنی الماری

میں سب سے نچلے حصے میں چھپا دیا گہرے گہرے سانس لیکر خود کو پر سکون کیا۔۔۔۔۔



رات کو فضہ اور علیزے نے شور ڈالا کہ انہیں
آئس کریم کھانی ہے تو شاہ میر نے پروگرام طے کیا کہ جلدی سے سب کو بلا کر لاؤ تو فضہ

جلدی سے درنجف کو اسکے کمرے میں بلانے کے لئے گئی لیکن درنجف نے انکار کر دیا تھا فاضلہ نے بہت اصرار کیا لیکن وہ سر در دکا بہانہ بنا کر

لیٹ گئی جب فضلہ نے شاہ میر کو اسکے بارے میں بتایا تو شاہ میر بذاتِ خود اسے بلانے اسکے کمرے میں چلا آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہمارے ساتھ چلو آئیں کریم کھانے" شاہ میر اسکے بیڈ کے پاس کھڑا سنجیدگی سے گویا ہوا۔
"نہیں وہ میں نہیں جاسکتی میرے سر میں درد

ہے" در نجف بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خود کو بلینکٹ میں مکمل چھپائے نظریں جھکائے شاہ میر سے مخاطب ہوئی۔

"میڈیسن لے لو اور چلو ہمارے ساتھ" شاہ میر نے نرمی سے کہا۔
"نہیں مجھے آرام کرنا ہے" در نجف نے پھر منع کیا۔



"نہیں میں۔۔۔۔" در نجف کے کہنے سے پہلے شاہ میر نے اسکے اوپر سے بلینکٹ ہٹایا جس سے اسکے بال
چہرے پر بکھر گئے شاہ میر نے جلدی

سے انہیں ہٹایا اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا اسکے پاؤں کے پاس سلیپر رکھی بیڈ پر پڑا اسکا دوپٹہ اٹھا کر اسکے کندھوں
پر پھیلا یا در نجف

Posted On Kitab Nagri

نے سلیپر پہنی تو شاہ میر ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اسے کھینچتا ہوا باہر لے جانے لگا جبکہ درنجف کے منہ پر قفل لگا ہوا تھا وہ سن سی شاہ میر

کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے چل رہی تھی کہ تبھی تیز تیز اور بے دھیانی میں چلنے کے باعث پیر کا انگوٹھا یکدم مڑا تھا

"سس آہ" درنجف کی سسکی نکلی جس سے شاہ میر اسکی جانب متوجہ ہوا۔
"کیا ہوا؟" اسکے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو ضبط سے لال ہو گیا تھا لیکن سرنفی میں ہلارہی تھی۔

"بتاؤ کیا ہوا سر میں زیادہ پین ہو رہی ہے تو ہم ڈاکٹر کے پاس چلے جاتے ہیں" اسکی رخسار پر بہتے آنسو کو اپنے ہاتھ کی پوروں پر چنتے ہوئے شاہ میر مزید نرمی سے بولا۔

"نہیں سر نہیں پاؤں کا انگوٹھا" شاہ میر نے اسکے پاؤں کی جانب دیکھا جو رگڑ کھانے سے مکمل ریڈ ہو گیا تھا۔

"یہ کیسے ہوا؟" اسکو صوفے پر بٹھاتے ہوئے شاہ میر نے انتہائی فکر مندی سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تب جب آپ مجھے کھینچ رہے تھے" درنجف کی آنکھوں میں بدستور آنسو بہہ رہے تھے جس سے چھوٹی ناک لال ہو گئی تھی شاہ میر کو

یکدم پشیمانی ہوئی۔ فوراً فرسٹ ایڈ باکس میں سے کریم اٹھا کر اس پر لگائی۔

"تم خود تو سختی کرنے پر مجبور کرتی ہو نجف لیکن میں پھر بھی معافی مانگتا ہوں میری جلدی کی وجہ سے یہ سب ہوا ، وہ کیا ہے ناں

سب جا رہے تھے تو تمہارا گھر رہنا مجھے اچھا نہیں لگا تو بس اسی لئے آئی ایم سوری "

"نہیں شاہ پلیر آپ معافی نہ مانگیں، تھوڑا سا درد تھا آپ نے کریم لگائی ہے ناں تو ٹھیک ہو گیا ہے "

www.kitabnagri.com

"تو پھر چل رہی ہو"

"اب میں آئس کریم کو تو منع نہیں کر سکتی ناں" درنجف نے مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا جس پر شاہ میر نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



در نجف اور شاہ میر کے جہاں جھگڑے ختم نہیں ہوتے تھے اب ان جھگڑوں کی جگہ ہنسی مذاق ایک دوسرے کی کٹیرنے لے لی تھی در نجف کا

شاہ زر کو تنگ کرنے میں شاہ میر کا ساتھ دینا اور جب شاہ زر درنجف سے بدلہ لینا چاہے تو شاہ میر کا اسے ڈپٹ دینا اب معمول بن گیا تھا گھر

والے اس نئی تبدیلی سے بہت خوش تھے اور کافی انجوائے بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

در نجف اور شاہ زر کا آج رزلٹ تھا اور ساتھ میں در نجف کی سا لگرہ بھی شاہ میر کا ایم بی اے کا امتحان تھا جسکی وجہ سے وہ جلد ہی نکل گیا

تھاجبکہ درنجف کی دوستوں نے اسے زبردست سیٹھیٹ دی تھی سا لگرہ کی، جس کی وجہ سے وہ انکے ساتھ آ وٹنگ یر گئی ہوئی تھی سارا

Posted On Kitab Nagri

دن بہت زبردست اور یادگار گزرا تھا کہ واپسی پر در نجف نے کچھ ایسا دیکھا جسکی وجہ سے اتنا خوبصورت اور روشن دن رات کے کالے سائے میں بدل گیا تھا۔۔۔۔

در نجف اور شاہ زر کافی اچھے مار کس سے پاس ہوئے تھے تو گھر والوں نے گھر میں ہی ایک چھوٹی سی پارٹی ارنیج کی تھی ایک تو در نجف

کی سالگرہ اور دوسرا اسکے زلٹ کی خوشی میں، کیک کٹ ہو گیا سبھی نے اسے وش کیا اور ڈھیر ساری دعاؤں سے بھی نوازا اور وہ مدھم

مسکراہٹ کے ساتھ سبکی دعائیں وصول کرتی رہی تھی، چھوٹے سے فیملی فنکشن میں شاہ میر موجود نہیں تھا سبھی نے اسے کالز کیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تھیں لیکن اسکا موبائل بند جا رہا تھا بڑے بابا نے اسکے دوست زین کو کال کی تو انہوں نے بتایا شاہ میر انکی طرف ہے تو بڑے بابا نے خاموشی

اختیار کر لی تھی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دن سے شام شام سے رات ہو گئی تھی لیکن شاہ میر گھر نہیں آیا تھا در نجف پھری ہوئی شیرنی کی طرح اسکا انتظار کر رہی تھی مین ڈور کے

سامنے بنی ہوئی سیڑھیوں پر ہی بیٹھی بے چینی سے شاہ میر کی راہ دیکھ رہی تھی آج در نجف نے شاہ میر سے صاف صاف بات کرنی

تھی کیا یہ بتا کرنی تھی کہ اس نے در نجف کو ش نہیں کیا یا زلٹ کی مبارکباد نہیں دی یا اسکا کسی لڑکی کے ساتھ انولو ہے، پہلی بات کا

جواب کہ شاہ میر ہر سال ہی اسکا برتھڈے بھول جایا کرتا تھا تو اس بات پر اتنا غصہ ہونے والی کوئی بات نہیں تھی لیکن دوسری بات

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

در نجف کو ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھی جب مین ڈور کھلا اور شاہ میر کی گاڑی اندر داخل ہوئی گاڑی کی تیز

پہں مڈلائٹس کی وجہ سے در نجف کی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں اسی لئے اپنی آنکھوں کے سامنے بازو کر لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"نجف ادھر کیا کر رہی ہو؟" شاہ میر گاڑی کا دروازہ بند کرتا اس تک آکر پوچھا۔

"آپکا انتظار" در نجف نے تھوڑے غصے سے کہا۔

"میرا انتظار" شاہ میر نے حیرانگی سے پوچھا اور پھر جیسے ہی کچھ یاد آیا ہلکی سی

مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

"او، آئی ایم سوری میں پھر بھول گیا تھا، ایکچو لی آج پیپر تھا تو کچھ یاد ہی نہیں رہا"

شاہ میر کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا۔

"ہیپی برتھڈے" شاہ میر نے مسکرا کر کہا۔

"کس کے ساتھ بڑی تھے" نجف کا لہجہ شاہ میر کو چونکنے پر مجبور کر گیا تھا اور کافی

مشکوک بھی لگا تھا۔

"دوستوں کے ساتھ" شاہ میر اسکے تاثرات

کا مشاہدہ کرتے ہوئے نارمل لہجے میں بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"دوست کے ساتھ یا کسی گرل فرینڈ کے ساتھ؟" در نجف نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اندازہ ہے تم کیا کہہ رہی ہو" شاہ میر کو غصہ یکدم عود کے آیا تھا لیکن پھر بھی تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"اندازے کے ساتھ نہیں یقین سے بات کر رہی ہوں"

"تو پھر بکواس کر رہی ہو"

"میں بکواس نہیں کر رہی بلکہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں"

"در نجف خاموش ہو جاؤ اس سے پہلے میں بھول جاؤ کہ میرے سامنے کون کھڑا ہے" شاہ میر نے اسے انگشت دکھاتے ہوئے وارن کیا۔

"بالکل آپ اپنی لمٹس تو بھول ہی گئے ہیں جسکا عملی نمونہ میں بازاروں میں دیکھ چکی ہوں" در نجف کے لہجے میں حقارت سی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اپنی بکواس بند کرلو، میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں"

"کیوں بند رکھو میں اپنی بکواس؟ کیا وہ

آپکی گرل فرینڈ نہیں ہے؟ کیا آپ اسکے ساتھ ٹائم سپنڈ نہیں کرتے؟ کیا آپ اسکے ساتھ

ہو ٹلنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "در نجف غصے سے بولی جا رہی تھی جب شاہ میر کا ہاتھ بلند ہوا اور اسکے نازک رخسار پر انگلیوں کی چھاپ چھوڑ گیا۔۔۔۔۔



"در نجف آفندی اپنی زبان کو لگام دو بہت بکواس کر لی تم نے اور بہت سن لی میں نے، اسکے بارے میں ایک بھی لفظ نکالا تو مجھ سے

برا کوئی نہیں ہوگا" اتنی زور کا تھپڑ تھا کہ شاہ میر کو اپنا ہاتھ سن ہوتا محسوس ہوا تھا

لیکن پھر بھی انگشت دکھاتے ہوئے وہ غصے سے پھنکار رہا تھا۔

"اتنا برا لگا میرا اسکے بارے میں بات کرنا؟" تھپڑ کی وجہ سے درنجف زمین پر گر گئی تھی جب کہ ہونٹوں کے کنارے سے نکلتی خون کی

Posted On Kitab Nagri

لکیر تھوڑی سے ٹپک رہی تھی ہونٹوں سے اٹھتی درد کی ٹیسوں کو برداشت کرتے ہوئے وہ تکلف دہ لہجے میں بولی تھی۔

"ہاں بہت برا لگا اتنا برا کہ میرا دل کر رہا ہے تم میری نظروں سے اوجھل ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے اس خوبصورت چہرے کے پیچھے پستی میں

ڈوبی ہوئی سوچ تک کو نہ دیکھ سکوں، مجھے کبھی اندازہ ہی نہیں ہوا کہ تم اتنی گری ہوئی سوچ کی لڑکی ہو اتنی گھٹیا ذہنیت کی مالک،

تم دوسروں کو ہمیشہ جج کرتی آئی ہو کبھی اپنے آپ کو جج کیا ہے تم کیا ہو؟" شاہ میر کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ بولے جارہا تھا جبکہ

www.kitabnagri.com

در نجف اچھی بھی زمین پر بیٹھی نم آنکھوں سے اسے خود پر برستادیکھ رہی تھی، ہمت کرتی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

"آئی ایم سوری شاہ میر، مم مجھے آپ کے پر سنل میٹر میں بولنے کا کوئی حق میں نہیں تھا میں اپنے بوکے گئے۔۔۔۔۔ الفاظوں پر شرمندہ

Posted On Kitab Nagri

ہوں، - - - - - اور امید کرتی ہوں کہ مجھے معاف کر دیں گے - - - - - اور شکریہ - - - - - ہواؤں میں
اڑتی درنجف کوزمین پر پٹخنے کے لئے - - - - - شکریہ

مجھے بتانے کا کہ میں کس قدر پستی کا شکار ہوں - - - - - شکریہ یہ بتانے کے لئے کہ میری سوچ کتنی
گھٹیا ہے - - - - - شکریہ یہ بتانے کے لئے کہ

آپ کی زندگی میں میری کیا اوقات ہے، - - - - - کوشش کروں گی کہ آئندہ آپ کے سامنے اپنا مسخ شدہ چہرہ نہ
لاؤ، - - - - - "Again sorry"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

در نجف روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان اپنی ذات کی تذلیل خود کر رہی تھی نم آنکھوں سے محض ایک نظر
اسے دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے

چلی گئی تھی جبکہ شاہ میر سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا تھا در نجف کی نم پلکوں سے بہتے
جذبات شاہ میر کے اندر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہلچل مچا گئے تھے دل کیا اسے روک لے لیکن اس مرتبہ در نجف نے بہت بڑی غلطی کی تھی شاہ میر کے کرا در پر
کیچڑا چھال کر محض ایک غلط

Posted On Kitab Nagri

فہمی کی وجہ سے اگر وہ اس سے آرام سے پوچھتی تو وہ بتا دیتا کہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ زین کی منگیت تھی جسے وہ پیپر کے

بعد یونی سے گھر ڈراپ کرنے گیا تھا لیکن درنجف کا طریقہ غلط تھا جو شاہ میر کو بھڑکنے پر مجبور کر گیا تھا۔



در نجف کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر اوندھے منہ گرنے کے س انداز میں لیٹی تھی آنکھوں سے ہنوز آنسو بہہ رہے تھے اسے اپنے آپ سے

و حشت ہو رہی تھی وہ کسی کی ذات کو کیسے کی کر سکتی تھی اسکے پاس اختیار ہی نہیں تھا اس نے کتنی گھٹیا بات کی تھی اب وہ شاہ

میر کے سامنے کس طرح جائے گی اس سے کس طرح نظریں ملائے گے یہ ہی وہ ایک لمحہ تھا جب در نجف نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ اب وہ

Posted On Kitab Nagri

ایسی بنے گی جس سے کسی کو یا کسی ذات کو تکلیف نہ پہنچے، درنجف نے اپنے آپ کو بدلنے کا عہد کر لیا تھا اپنے دل میں سراٹھاتے

خوبصورت جذبات کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن درنجف اپنے آپ کو بدل سکتی تھی اپنے دل کو کسی سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتی تھی ---

ساری رات گریہ زاری کی اپنے آپ کو مضبوط بنانے میں ہلکان ہوئی الجھی ہوئی ڈور کا سرازکا لے کی پوری کوشش کرتی رہی لیکن کوئی

سراغ ہاتھ نہیں آ رہا تھا وہ ایسا کیا کرے جس سے وہ شاہ میر کو اپنی مکروہ شکل دکھانے سے بچ جائے ایسا کیا کرے جس سے شاہ میر کی نظر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھی اس کی جانب نہ اٹھے اسی شش و پنج کے عالم میں ایک پل کے لئے بھی اسکی آنکھ خشک نہیں ہوئی تھی



Posted On Kitab Nagri

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب لوگ موجود تھے سوائے درنجف اور سرور آفندی کے جب وہ آئے تو انہوں نے پوچھا۔۔۔

"درنجف اٹھی نہیں ابھی تک؟" انہوں نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نوری (ملازمہ) کو بلانے بھیجا ہے اسے ابھی

آجائے گی، آپ ناشتہ کریں "

زہرہ آفندی نے انکے سامنے ناشتہ رکھتے ہوئے کہا شاہ میر خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا۔

"اسے بلا کے لائیں بھئی میں اپنی بیٹی کے بغیر ناشتہ نہیں کروں گا" سرور آفندی کے لہجے میں اسکے لئے محبت تھی بے پناہ محبت جبکہ شاہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

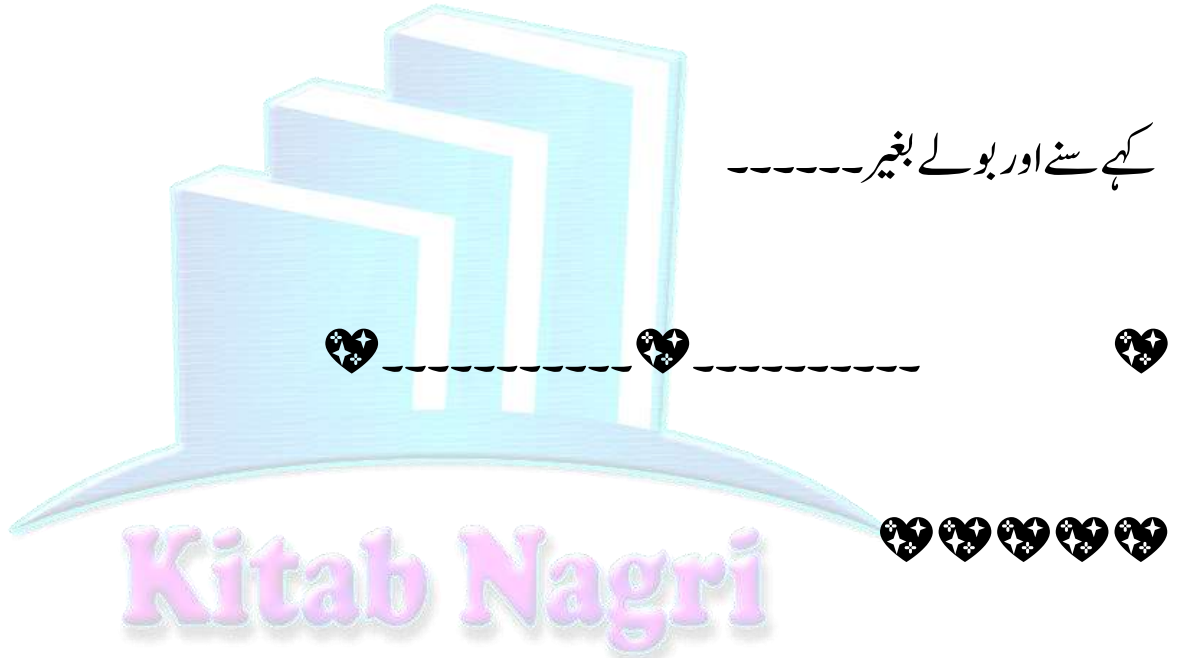
میرچائے کا کپ رکھتے ہوئے فوراً جانے کے لئے اٹھا۔

"بی بی جی وہ درنجف بی بی کو بہت تیز بخار ہے اور اسکی وجہ سے انکھیں بھی نہیں کھول رہیں" نوری نے گھبراتے ہوئے انہیں بتایا جبکہ

Posted On Kitab Nagri

سرور آفندی زہرہ آفندی اور بتول آفندی ایک بھی لمحہ ضائع کئے بغیر اسکے کمرے کی جانب بھاگے تھے شاہ میر کا دل کسی نے مٹھی میں

جکڑ لیا ہوا اسکے کمرے میں جانے کے لئے قدم بڑھائے لیکن پھر وہی پر روک بھی لئے اور خاموشی سے گھر سے چلا گیا مزید کچھ بھی




ڈاکٹر نے در نجف کا مکمل چیک اپ کر لیا تھا اور انجیکشن لگانے کے بعد ریسٹ کی تاکید کرتے ہوئے چلا گیا جبکہ بتول آفندی اسکے سرہانے

بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ زہرہ آفندی اسکے دوسری جانب بیٹھی ہوئیں تھیں سرور آفندی اسکے روم میں پڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے

Posted On Kitab Nagri

سب ہی پریشان تھے کہ ایک رات میں ایسی کون سی بات ہو گئی جس کی ٹینشن درنجف نے لی اور اس حال کو پہنچی ، شاہ زرفضہ اور علیزے کو جیسے ہی معلوم ہوا وہ تینوں بھی

اسکے کمرے میں اسکی طبیعت پوچھنے کے لئے پہنچے تھے سرور آفندی نے ان تینوں سے بھی پوچھا تھا لیکن انہیں بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔-----



شام میں جیسے ہی درنجف کو ہوش آیا تو سب ہی بے قراری سے اسکی جانب بڑھے تھے ہلکا ہلکا سا بخارا بھی تھا لیکن کمزوری کے باعث اس

سے اٹھ کر بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا سب نے باری باری اس سے اسکی طبیعت کے بارے میں پوچھا تھا تو اس نے ہلکی سی نقاہت زدہ مسکراہٹ سے سرکواشات میں جنبش دی تھی۔

زہرہ آفندی نے اسے سوپ پلا کر میڈیسن دی جو اس نے بنا کسی پس و پیش کے پی لیا اور دوائی بھی کھالی، سرور آفندی بہت بے قرار تھے وہ

Posted On Kitab Nagri

بات جاننے کے لئے جس کے باعث در نجف کی یہ حالت ہوئی، در نجف کی جیسے ہی طبیعت تھوڑی بہتر ہوئی
انہوں نے اس سے پوچھنا چاہا

اور در نجف کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے تو در نجف نے اپنا سر انکے سینے پر رکھ لیا جس سے سرور
آفندی پیار اور شفقت سے اسکے بال سہلانے لگے۔

کمرے میں سرور آفندی، زہرہ آفندی، بتول
آفندی، شاہ زر، علیزے، فضہ اور شاہ میر بھی موجود تھا جسے شاہ زر زبردستی لے آیا تھا۔

"بڑے بابا، بابا کے جانے کے بعد مجھے آپکے ہوتے ہوئے انکی کبھی یاد نہیں آئی، آپ سے محبت ہی اتنی ملی کہ
میرا انکو یاد کرنا آپکی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محبت کی توہین محسوس ہوا، بڑے بابا آج تک آپ نے میری ہر بات ہر خواہش کو پورا کیا ہے، اسکے لئے میں آپکی
بہت شکر گزار ہوں اور

آپکی اس محبت، شفقت اور پیار کا میں جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہوگا، لیکن پتہ نہیں کیوں
آج آپکے ہوتے ہوئے بھی مجھے بابا کی بہت یاد

Posted On Kitab Nagri

آرہی ہے دل کر رہا ہے انکے پاس چلی جاؤں "سرور آفندی کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندیں درنجف نے مدھم آواز میں سب کے

کلیجے پر قیامت کو برپا کیا تھا۔

"ایسے کیوں بول رہیں ہیں آپ بڑے بابا کی جان" سرور آفندی تو اسکی بات پر تڑپ اٹھے تھے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر بے قراری

سے پوچھا، بتول آفندی اور زہرہ آفندی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا شاہ زرفضہ اور علیزے نے بھی اسکی جانب پریشانی سے دیکھا تھا جبکہ

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر بے یقینی کی سی کیفیت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا شوخ چنچل سی، دنیا کی سترنگی بھیڑ میں کھوجانے والی درنجف کے

منہ سے ایسے بے رنگ الفاظ سن کر وہ بے یقین نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا آپکو ہرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا بڑے بابا پلیر آپ پریشان نہ ہوں" درنجف نے انہیں اداس دیکھ کر فوراً بات سنبھالی تھی۔

"نہیں میری جان پہلے آپ بتاؤ کہ ایسی کیا بات ہوئی جس کی وجہ سے آپ اتنی پریشان ہیں اور ایسی بات بول رہیں ہیں؟"

"بڑے بابا میری ہر خواہش آپ نے پوری کی ہے بس ایک خواہش نہیں پوری کی" درنجف نے چہرے پر مصنوعی خفگی سجاتے ہوئے نروٹھے پن سے کہا۔

"مجھے ابھی بتائیں میں اپنی بیٹی کی ہر خواہش کو ابھی پورا کر دوں گا"

"میں اپنی باقی کی اسٹڈی پھپھو کے پاس پوری کرنا چاہتی ہوں بس یہی خواہش ہے اور سب سے بڑی خواہش بھی" درنجف کی بات سے سب حیران ہو گئے تھے۔

"لیکن بیٹے آپ کیوں باہر جانا چاہ رہی ہیں جبکہ یہاں پاکستان میں بھی ٹاپ کالجز اور یونیورسٹیز ہیں میں آپکا ادھر داخلہ کروادوگا"

Posted On Kitab Nagri

"سرور آفندی بولے تھے جبکہ باقی سب کے منہ پر قفل لگ گیا تھا۔

"بڑے بابا آپ ہی تو کہتے ہیں کہ شوق کی اور خواہش کی کوئی حد مقرر نہیں ہے تو بس آپ یہ سمجھ لیں کہ میری خواہش ہے اور شوق بھی کہ میں بیرون ملک سے تعلیم حاصل کروں "

"وہ تو بات ٹھیک ہے در نجف لیکن بیٹا اتنی دور۔۔۔" زہرہ بتول نے کہا۔

"دور تو ہے لیکن میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ ایک دن آپ سب کو مجھ پر فخر ہوگا، پلیز بڑے بابا مجھے یقین ہے کہ آپ میری بات رد

نہیں کریں گے" در نجف نے جس مان سے کہا سرور آفندی نے دل پر پتھر رکھ کر اسے جانے کی اجازت دے دی تھی انکے فیصلہ پر کوئی

www.kitabnagri.com

بھی دل سے خوش نہیں تھا لیکن مجبوراً در نجف کی خوشی کا خیال رکھتے ہوئے سب کے زبانوں پر قفل لگ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس واقعے کے کچھ وقت بعد ہی در نجف پڑھائی کے لئے حجاب پھپھو کے پاس انگلینڈ چلی گئی اسکے جانے کے سارے انتظامات شاہ میر نے منہ

پر قفل لگا کر کئے تھے جانے سے پہلے کئی ہفتوں بعد در نجف شاہ میر کے دوبدو ہوئی تھی اور صرف ایک بات کہی تھی۔

"کوشش کروں گی کہ آپکو میرا مکروہ چہرہ بہت کم دیکھنے کو ملے یاد عا کروں گی کہ یہ چہرہ آپکے سامنے آنے سے پہلے ہی منوں مٹی

تلے دب جائے، اس سے پہلے اپنی ہر غلطی کو تاہی کی معافی مانگتی ہوں میں اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہوں زندگی رہے نہ رہے آپ سے معافی مانگ کر میں اپنے دل پر دھرا بوجھ کچھ

www.kitabnagri.com

تو کم کر چکی ہوں میری ماما کا بہت خیال رکھئے گا، اللہ حافظ "در نجف جاتے جاتے اسکے دل کے نیہاں خانوں کو بے چینی سے بھر گئی تھی جس کو شاہ میر ہر پل اپنی نظروں کے

سامنے دیکھنے کا متمنی تھا عادی تھا وہ پری چہرہ آنکھوں سے بہت دور چلا گیا تھا جسے شاہ میر چاہ کر بھی روک نہیں پایا تھا یاش

Posted On Kitab Nagri

ایدیہ ضروری تھا۔

در نجف اسٹڈیز کے لئے انگلینڈ والے گئی تھی لیکن دل کی بے چینی حد سے سوا تھی جو عہد وہ پاکستان سے اپنے آپ سے کر کے آئی تھی

اس پر قائم رہنا بہت مشکل تھا لیکن اسے قائم رہنا تھا اسے اپنے آپ کو بدلنا تھا اس حد تک کہ کسی کو بھی اسکی ذات سے کوئی بھی تکلیف

نہ ملے وہ ہمیشہ خاموش ہی رہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی زبان کا زہر کوئی بھی محسوس کرے یا اسکی سوچ تک کوئی بھی رسائی حاصل کرے۔

اپنے آپ کو بدلنے کے مکمل تگ و دو میں در نجف ہلکان ہو رہی تھی اسکے اعصاب بری طرح اسکی ذات کو جھنجھوڑ رہے تھے جب جب وہ اپنے

آپ کو رکھتا محسوس کرتی شاہ میر کی تصویروں کو دیکھ لیا کرتی تھی کئیں بار تو تصویریں دیکھتے ہوئے در نجف ان تصویروں رک

Posted On Kitab Nagri

سے نظریں چرا جایا کرتی تھی وہ نظر محبت کی وجہ سے یا شرم کی وجہ سے نہیں جھکتی تھی بلکہ وہ نظریں ندامت کی وجہ سے جھک

جایا کرتی تھی اور وہی ندامت در نجف کو ایک مرتبہ پھر سے تروتازہ کر دیا کرتی تھیں اسکے عہد کو نبھانے میں مدد کیا کرتیں تھی۔۔۔

شرارتی، ہنسنے مسکرانے والی اور نان اسٹاپ بولنے والی در نجف اب کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھی تا حد نگاہ سے بہت دور جس تک کسی کو

بھی رسائی حاصل نہیں ہو سکتی تھی اگر وہ خود بھی کوشش کرتی تو سوائے سیراب کے اسکے پاس کچھ نہیں ہوتا ان گزرے سالوں میں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

در نجف نے نہ تو کبھی شاہ میر سے کوئی رابطہ کیا اور نہ ہی شاہ میر نے کبھی کوئی رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ اس دن کے بعد در نجف کا اپنی دوستوں تک سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا لیکن در نجف کی خاموشی

کبھی کبھی شاہ میر کو اتنا اضطراب میں مبتلا کر دیتی تھی اور یہی اضطراب اور بے چینی تب تک قائم تھی جب اسکے سامنے در نجف روبرو تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



تمہیں اداس سا پاتا ہوں میں کئیں دن سے
نہ جانے کون سے صدمے اٹھا رہی ہو تم
وہ شوخیاں، وہ تبسم، وہ قہقہے نہ رہے
ہر ایک چیز کو حسرت سے دیکھتی ہو تم
چھپا چھپا کہ خاموشی میں اپنی بے چینی
خود اپنے راز کی تشہیر بن گئی ہو تم

رات کو ڈنر کے بعد درنجف واک کرنے نے غرض سے چھت کا رخ کیا جہاں ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جو
جس زدہ موسم کی نسبت

www.kitabnagri.com

جسم کو بہت بھلی لگ رہی تھی درنجف رینگ پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس لیا اور فضا میں بھینی بھینی خوشبو
سے اپنے اعصاب کو

سکون بخش رہی تھی جب اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"نجف" ہلکی سی آہٹ کے ساتھ ہی اس وجود کی آواز سنائی دی اور یہ آواز تو درنجف بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی شاہ میر کی آواز

کے ساتھ ہی درنجف کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اتنی کہ اسے خاموشی کے باعث اپنی دھڑکن کی آواز کانوں تک کو سنائی دے رہی تھی۔

درنجف نے گہرا سانس لیا کچھ اعصاب سکون زدہ ہوئے تو رخ موڑا۔

"جی" درنجف نے کہہ کر پھر سے رخ موڑ لیا تھا اسے حیرانی ہو رہی تھی کہ اتنے دنوں سے شاہ میر نے اس سے کوئی بھی بات نہیں کی تھی تو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب کیوں؟

شاہ میر قدم قدم چلتا ہوا اسکے پاس لیکن کچھ دوری پر کھڑا ہو گیا کہ اسکے کلون کی خوشبودر نجف کو اپنے اعصاب کو منجند کرتی محسوس ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہاں پر کیوں کھڑی ہو؟" کچھ پل کی خاموشی کے بعد شاہ میر نے خاموشی کو توڑا تھا۔

"بس ویسے" در نجف نے لہجے کو عام سا بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

"غصہ ہو گئی ہو تم؟" ایک اور سوال شاہ میر نے پوچھا۔

"غصہ ہونے کے لئے کوئی وجہ چاہئے ہوتی ہے، جو میرے پاس نہیں ہے" ہوا سے اس کے لمبے کالے کھلے بالوں کی لٹ چہرے پر آئی جسے وہ ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔

"مجھے لگا شاید تم صبح والی بات پر غصہ ہو" شاہ میر کو اپنی نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا۔
اور در نجف کو اسکی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھیں۔

"کچھ تم بھی بات کر لو" شاہ میر نے اسکی خاموشی پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کروں اور کس سلسلے میں؟" در نجف نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے تو باتوں کو سلسلے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی" ایک چھوٹا سا شکوہ شاہ میر نے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں ہنوز گرے آنکھوں پر تھیں جسے درنجف نے سرعت سے جھکایا تھا۔

"مجھے کچھ ضروری کام ہے میں جاؤں" درنجف نے اجازت چاہی تھی شاہ میر نے کچھ بھی کہے بغیر چہرہ سامنے کی جانب کر لیا اور درنجف نے محض ایک نظر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ شاہ میر نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے

آنکھیں زور سے بند کیں تھیں۔۔۔۔۔



آفندی فیملی نے اپنے آبائی گاؤں شادی اٹینڈ کرنے جانا تھا، ایک دن کی شادی یعنی ولیمہ تھا مہندی بارات پر سرور آفندی اور زہرہ آفندی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جا چکے تھے جبکہ باقی سب نے ولیمہ پر آنا تھا۔

حجاب تبریزی، بتول آفندی، شاہ زہرہ اور شاہ میر تیار ہو کر کے تھے جبکہ فضہ، تسمیہ، علیزے

اور درنجف کی تیاری ہی ختم نہیں ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

- فضہ، علیزے اور تسمیہ نے ڈفرینٹ کلرز کے خوبصورت شرارے پہنے ہوئے تھے اور انکے

مطابق اوور ڈاک میک اپ کیا ہوا تھا جبکہ درنجف نے اورنج اور نیوی بلو کلر کے امتزاج کا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

شارٹ فرائک، ساتھ کیپری اور گرین کلر کا دوپٹہ لیا ہوا تھا میک اپ تو لاسٹس ہی کرنا تھا لیکن

ان تینوں نے مل کر ڈارک میک اپ چکر دیا تھا لمبے سلکی اور سیدھے لمبے بالوں کو کرل ڈال کر

کھلے چھوڑے دیئے تھے، درنجف ضد کرتی رہ گئی تھی لیکن ان تینوں میں سے کسی نے بھی

اسکی بات پر کان نہیں دھرے تھے۔

جب وہ مکمل تیار ہو کر دوپٹہ لینے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی تو اپنا عکس دیکھ کر وہ حیران

www.kitabnagri.com

رہ گئی تھی اتنا گہرا میک اپ اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کیا تھا اور اب جب کیا تھا تو

انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی ایک گہرا سانس لیکر دوپٹہ لیا اور ان تینوں کے ساتھ باہر

آگئی جہاں سب انہی کا انتظار کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

دو گاڑیوں کا قافلہ روانہ ہوا، دو گھنٹے کی

مسافت پر واقع ایک خوبصورت گاؤں تھا تسمیہ اور در نجف ایکسائیڈ تھیں لیکن کنفیوژ بھی ہو

رہی تھی کیونکہ وہ دونوں اتنے عرصے بعد گاؤں آرہی تھیں تو اتنی سی کنفیوژن تو بنتی تھی

لیکن وہ پورے اعتماد سے گاڑی سے اتر کر سبھی سے انتہائی مہذب اور شائستگی سے سب سے

ملیں تھیں، زہرہ آفندی نے حجاب تبریزی، تسمیہ اور در نجف کو سب سے ملوایا اور

چھوٹوں سے ملوانے کی ذمہ داری فضاہ اور علیزے پر ڈال دی۔

www.kitabnagri.com

فضاہ اور علیزے نے تسمیہ اور در نجف کا تعارف کروایا در نجف تو پہلے مل چکی تھی ان سے لیکن

اتنے عرصے کے بعد چہرے پہچاننے میں مشکل ہو رہی تھی اور تسمیہ تو مل ہی پہلی بار رہی

تھی، سب سے ملنے کے بعد فضاہ علیزے اور تسمیہ ان کی کزنز سے باتیں کرنے بیٹھ گئیں

Posted On Kitab Nagri

تھیں لیکن در نجف اتنے ہجوم میں بیٹھے ہوئے
تھک گئی تھی اس لئے وہ سب سے آخر میں

چئیر پر بیٹھ گئی سب کو اتنی دور سے دیکھ کر اتنے ہجوم سے باہر نکل کر اچھا فیل ہو رہا تھا۔

"در نجف" کسی نے اس کے سکون کو توڑا اور در نجف اس کو پہچاننے لگی تھی۔

"وائیٹ سوٹ کے اوپر بلیک واسکٹ پہنے کالے بالوں کو جیل سے ایک جانب سیٹ کئے کشادہ

پیشانی کالی سحر انگیز آنکھوں پر گہری پلکیں تیکھی ناک باریک لب جن پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی وہ جو بھی
تھا سحر انگیز شخصیت کا مالک تھا۔

www.kitabnagri.com

"احد؟" در نجف نے بے یقینی سے کہا۔

"شکر ہے اللہ کا آپ نے پہچانا تو" احد زہرہ

آفندی کے سب سے چھوٹے بھائی کا بیٹا تھا جو

Posted On Kitab Nagri

در نجف کے انگلینڈ جانے سے پہلے ایک دودفعہ گھر آیا تھا جس سے در نجف کی اس سے سلام دعا ہو گئی تھی۔ اور مسکرا کر بات وغیرہ کر لیا

کرتے تھے۔

"کیسے ہیں آپ؟" در نجف نے خوشدلی سے اسکا حال پوچھا۔
"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟" احد نے بھی جوابا مسکرا کر کہا۔

"الحمد للہ" در نجف نے شکر ادا کرتے ہوئے کہا تو در نجف کے ساتھ والی چمیر پر احد بیٹھ گیا۔

"ویسے آپ کب آئیں؟" احد نے پوچھا۔
"تقریباً بائیس تئیس سال پہلے" در نجف نے

شرارتا کہا تو احد کا ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا تھا جسے ہال میں داخل ہوتے شاہ میر نے بھی

سنا تھا اس جانب دیکھنے پر جو منظر اسکی

آنکھوں نے دیکھا اس نے اس کے پورے وجود میں شرارے نکلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں یہ وقت کئی جذبات ابھرے تھے حیرانی، خفگی، ناپسندیدگی اور شاید جلن بھی لیکن وہ اپنی فیلنگز پر قابو پاتا ہوا سیٹج

کی جانب بڑھ گیا۔

"میرا مطلب تھا انگلینڈ سے کب آئیں؟" احد نے ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہفتہ پہلے" درنجف نے جواب دیا۔

"آپ نے بتایا ہی نہیں" احد نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"موقع ہی نہیں ملا اور دوسرا آپکا نمبر ہی نہیں تھا، ورنہ آپکو سب سے پہلے بتاتی"

درنجف کا موڈ فریش تھا اسی لئے وہ احد سے مسکرا کر بات کر رہی تھی اور یہی بات سیٹج پر بیٹھے شاہ میر کو ناگوار گزر رہی تھی وہ پہلو پر پہلو بدل رہا تھا۔

"یہ خوب کہی آپ نے" احد ہنستے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"ویسے آپ ادھر کیوں بیٹھی ہوئی ہیں؟" ایک اور سوال احد کی جانب سے آیا۔

"ایکچولی سر میں پین تھی تو شور سے تھوڑا بیٹھی ہوں "

"میڈیسن وغیرہ لی آپ نے "

"نہیں شور سے دور رہو گی تو ٹھیک ہو جائے گا"

"او کے پھر میں چلتا ہوں، آپ سے اتنے عرصے کے بعد مل کر بہت خوشی ہوئی"

"مجھے بھی" در نجف نے بھی جواباً "ٹیکسٹ نبھائے تھے جب احد چلا گیا تو در نجف کی

سر سری سی نظر ارد گرد اٹھی تو سیٹیج پر بیٹھے شاہ میر کی نظروں سے جا ٹکرائی تھی جو

www.kitabnagri.com

آنکھوں میں بہت ہی سنجیدگی لئے اسے دیکھ رہا تھا در نجف نے نظریں ہٹائی اور الجھ گئی ادھر شاہ میر کو اسکی یہ

حرکت ناگوار گزری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri



در نجف کا اپنی طرف شاہ میر کا ان غصیلی نظروں سے دیکھنا عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر گیا تھا وہ جتنا ان نظروں کو بھلانے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی آنکھوں کے سامنے آ جاتیں تھیں۔

در نجف ابھی بھی وہی پر بیٹھی ہوئی تھی جب علیزے، فضہ اور تسمیہ اسکے پاس آ کر بیٹھ گئیں، گاؤں میں شادی اٹینڈ کر کے سبھی بہت

خوش تھیں لیکن اس انجوائے منٹ میں بہت زیادہ تھی بھی گئیں تھیں اسی لئے بڑوں کو گھر پہنچنے کی بہت جلدی تھی ایک تو تھکن اور

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسرا موسم کے تیور کچھ خاص اچھے نہیں تھے۔

بڑوں کو جتنی جلدی تھی چھوٹے اتنے ہی سست تھے، سرور آفندی، حجاب تبریزی، زہرہ آفندی، بتول آفندی کو ڈرائیور کے ساتھ گھر روانہ کیا

Posted On Kitab Nagri

جبکہ شاہ زر تسمیہ اور علیزے ایک گاڑی میں اور دوسری گاڑی میں شاہ میر در نجف اور فضہ

تھے۔ در نجف کو فضہ ناچاہتے ہوئے بھی شاہ میر کی گاڑی میں بٹھالیا تھا لیکن در نجف بیک سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی تو فضہ کو مجبوراً

فرنٹ سیٹ پر شاہ میر کے ساتھ بیٹھنا پڑا تھا۔

دونوں گاڑیاں شہر پہنچ چکی تھیں شاہ زر کی گاڑی آگے اور شاہ میر اسے فلو کر رہا تھا شاہ زر نے گاڑی آئس کریم پارلر کے سامنے روکی تو

مجبوراً شاہ میر کو رکننا پڑا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بھائی آئس کریم کھالیں نہیں تو علیزے نے میرے کان کھانے ہیں" شاہ زر نے گاڑی سے اتر کر

شاہ میر کو بتایا تو وہ سبھی گاڑی سے اتر گئے سوائے در نجف کے کیونکہ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی اور وہ اس موسم کو دور سے

Posted On Kitab Nagri

دیکھنا چاہتی تھی اور محسوس کرنا چاہتی تھی اسے ہمیشہ سے ہی یہ موسم بہت اداس کر دیا کرتا تھا۔

سبھی باہر کھڑے آئس کریم سے بھرپور انصاف کر رہے تھے اور وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھے آئس کریم کپ کو ہاتھوں میں پکڑے جانے کن

خیالات میں غوطہ زن تھی اچانک گاڑی کے شیشے پر دستک ہوئی تو درنجف نے چونک کر دیکھا شاہ زر شیشہ ناک کر رہا تھا درنجف نے شیشہ کھولا۔

"میڈم باہر آ جاؤ اور ہمارے ساتھ انجوائے کرو" شاہ زر نے بارش میں بھگتے ہوئے اسے آفر کی۔
"میں نہیں آرہی، اور میں ادھر بیٹھ کر ہی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

انجوائے کر رہی ہوں" درنجف نے اس کے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو آپ اتنا اچھا موسم ہے" فضلہ نے لالچ دی۔

"جانتی ہوں" درنجف نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر آ جاؤ بھگنے میں بہت مزہ آرہا ہے" تسمیہ نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یار" ایک دفعہ پھر انکار کیا۔

"آجاؤ نا باہر یار" شاہ زر بھی بولا تھا۔

"دل نہیں کر رہا ہے"

"کیوں دل کو کیا ہوا ہے؟" علیزے نے خفگی سے کہا۔

"بہت کچھ" در نجف نے شرارتاً سب کا موڈ فریش کرنے کے لئے کہا شرارتی انداز اپنایا۔

"ہمیں بھی بتادیں جناب، ہم کچھ مدد کر دیں گے" شاہ زر نے بھی شرارتی انداز اپناتے ہوئے شاہ میر کی جانب اشارہ کر کے کہا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اوئے بد تمیزی نہ کرو، ورنہ تھپڑ کھاؤ گے"

در نجف نے برا مناتے ہوئے شاہ زر کو جھڑک دیا۔

"آپکو تو پتہ ہے ہمارے پاس ڈگری ہے بد تمیزی کی" فضلہ نے بھی شرارتی ہنسی ہنستے ہوئے کہا جس پر سبھی کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"آجاؤ باہر" شاہ زرنے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اسے باہر کھینچ لیا اور اسے مزاحمت کا موقع ہی نہیں ملا اور وہ باہر۔

"شاہ زرنے" در نجف نے خفگی سے کہا وہ سب در نجف کو لیکر کھینچتے ہوئے شاہ میر کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔

"مجھے بھیگنا پسند نہیں ہے" در نجف نے بے بسی سے بھیگتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو بہت پسند تھا" فضلہ اور علیزے دونوں اکٹھے بولیں تھیں۔ اور اسے یاد کروایا کہ کیسے کیسے وہ پلینز بنایا کرتی تھی بارش میں بھیگنے کے لیکن شاہ میر ان پلینز کو ناکام کر دیا کرتا تھا۔

www.kitabnagri.com

"پہلے کی بات اور تھی یا"

"کیوں پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے؟" تسمیہ نے پوچھا۔

"پتہ نہیں" در نجف نے دو لفظی جواب دیا اور شاہ میر سے تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہو گئی شاہ میر اس ساری بحث میں خاموش کھڑا تھا لیکن

Posted On Kitab Nagri

در نجف کی جانب دل و جان سے انو لو تھا۔ اسکی دلی کیفیت یکسر مختلف تھی ہمیشہ کی طرح اس موسم میں چھائی جانی والی اداسی

آج کہیں بھی نہیں تھی بلکہ دلی کیفیت بہت پر سکون تھی نہ کہیں شور تھا نہ کہیں بے چینی تھی تھا تو بس ایک ایسا سکون جو شاید

در نجف کی سنگت کا اثر تھا جسے شاہ میر ناچاہتے ہوئے بھی بیان نہیں سکتا تھا۔

"شاہ میر بھائی، میں نے سنا ہے آپکی آواز بہت خوبصورت ہے تو کیوں نہ کچھ اچھا سا گانا ہو جائے" تسمیہ نے صرف خواہش کی تھی لیکن

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شاہ میر کو موقع ملا تھا اپنے دل کی کیفیت کو اس واحد ایک انسان تک پہنچانے کے لئے جو اسکی بولی بہتر طریقے سے جانتا تھا لیکن کچھ

عرصے سے وہ اسکی الفاظوں کے پیچھے چھپے معنی کیا الفاظ تک نہیں سنتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں شاہ میر بھائی پلینز کچھ سنادیں" فضہ علیزے اور شاہ زرنے بھی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

شاہ زرنے درنجف کے ایکسپریشن دیکھے تھے سرد سنجیدہ اور پھر شاہ میر کے ایکسپریشن دیکھے تھے جن میں ایک جذبہ تھا کچھ پانے کی

تسکین کچھ کھونے کا ڈر کچھ کہنے کی تمنا بولنے کے لئے الفاظ کے چناؤ میں دشواری ایک تذبذب تھا جیسے کہہ دیا تو کیا ہوگا؟ اور اگر نہ

کا تو کیا ہوگا، شاہ میر بہت دیر تک خاموش رہا تھا۔



کچھ اس ادا سے آج وہ پہلو نشیں رہے
کہ جب تک ہمارے پاس رہے ہم نہیں رہے

یارب کسے کے رازِ محبت کی خیر ہو
دست جنوں رہے نہ رہے، آستیں رہے

Posted On Kitab Nagri

دردِ غمِ فراق کے یہ سخت مرحلے
حیراں ہوں میں کہ پھر بھی تم اتنے حسیں رہے

السلام ہے چشمِ یار کی معجز بیاباں
ہر ایک کو ہے گماں کہ مخاطب ہمیں رہے

اس عشق کی تلافی و مافات دیکھنا
رونے کی حسرتیں ہیں جب آنسو نہیں رہے
♡♡

برستی بارش، خوبصورت رات، دلوں میں پلتے انوکھے سے جذبات، ساتھ پروان چڑھتی بے نام سی خواہشات،
اس پر غنیمت اسکی دل میں

www.kitabnagri.com

سما جانے والی خوبصورت آواز وہاں سبھی کو انوکھے سے احساسات سے دوچار کر رہی تھی۔

پرفسوں آواز اور منظر کا اثر درنجف کے دل پر بھی گہرا اثر چھوڑ رہا تھا دل کی کیفیت یکدم بہت بدلی تھی شاہ میر کا
لہجہ، اس کے الفاظ،

Posted On Kitab Nagri

اسکا انداز بہت کچھ جتنا رہا تھا بہت کچھ بتا رہا تھا اسکے الفاظ دل میں اتر گئے تھے لیکن دماغ بار بار نفی کر رہا تھا

در نجف کا ضبط جواب دے رہا تھا اسکی آنکھیں جھلملا رہی تھی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر رخسار پر بہنے کے لئے بے تاب تھے جنہیں وہ

بامشکل اندر اتار رہی تھی لیکن پھر بھی وہ رخساروں پر بہہ نکلے تھے کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے زور



سے رگڑتی شاہ زر کی گاڑی کی جانب بڑھی تھی
باقی سب جو شاہ میر کی آواز کو انجوائے کر رہے تھے در نجف کے تاثرات اور وہاں سے چلے

جانے سے شاہد رہ گئے تھے کیونکہ انہوں نے در نجف کے چہرے پر بارش کے پانی کے علاوہ کوئی اور بارش
دیکھی تھی شاید نمکین بارش

تھی جذبات کی بارش تھی جو بارش کے پانی کے ساتھ ہی بہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شاہ میر نے بے بسی سے اسے جاتے دیکھا تھا اسکی دل کی بات در نجف تک پہنچ گئی تھی جسے وہ نظر انداز کرتی وہاں سے چلی گئی تھی

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے بھی ضبط سے آنکھیں بند کیں تھیں اسے در نجف کا ایسے جانا ایک مرتبہ پھر سے برا لگا تھا شاہ میر اپنے آپ پر ضبط کرتا ہوا اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"ی۔۔۔ یہ۔۔۔ ک۔۔۔ کیا۔۔۔ تھا؟" علیزے نے ہوش میں آتے ہوئے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"گھر چل کر بات کرتے ہیں" شاہ زہر بھی علیزے کی بات پر ہوش میں آیا اور سب کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا اس مرتبہ شاہ زہر کی گاڑی میں علیزے اور در نجف تھیں جبکہ شاہ میر کی گاڑی میں تسمیہ اور فضلہ۔ گاڑی میں خاموشی چھائی تھی در نجف بے آواز رو رہی تھی ادھر شاہ میر ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پوسٹ کئے انتہا کی سنجیدگی

سے کارڈ رائیو کر رہا تھا، دونوں گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کے ذہنوں میں بے شمار سوالات چل رہے تھے جس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا

سوائے شاہ میر اور در نجف کے لیکن ابھی ان دونوں کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ ان میں سے کسی سے کچھ بھی پوچھا جاتا اسی لئے

Posted On Kitab Nagri

خاموشی بہتر تھی کیونکہ خاموشی کی بھی ایک اپنی زبان ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



محبت ایک گلاب کی طرح ہوتی ہے جو دور سے بھی خوشی دیتی ہے اور جن کو ہوتی ہے یا جنکے پاس ہوتی ہے انہیں مہکاتی رہتی ہے اگر

پھول مر جھا جائے تو بھی خوشبو دیتا ہے لیکن محبت کبھی نہیں مر جھائے گی یہ وقت کے ساتھ ساتھ کھلتی اور بڑھتی رہتی ہے اسکی خوشبو

آسپاس کے لوگو کو بھی معطر کرتی رہتی ہے ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ محبت اور اسکی خوشبود و سروں کے دلوں کو مسرور نہ کرے یا انکو خبر ہی نہ ہو۔

www.kitabnagri.com

ایسے ہی یہ خوشبو پچھلے کچھ سالوں سے تسمیہ نے درنجف کی صورت اپنے آس پاس محسوس کی تھی جس سے وہ بخود بھی مسرور

Posted On Kitab Nagri

ہو جایا کرتی تھی اب یہی خوشبو شاہ زرفضہ اور علیزے نے بھی محسوس کی تھی درنجف کی ہی نہیں بلکہ شاہ میر کی بھی محبت کو محسوس کر لیا تھا۔۔۔۔



ڈاننگ ٹیبل پر ناشتے کے لئے ابھی موجود تھے سوائے درنجف کے کیونکہ اسے بہت تیز بخار تھا جسکی وجہ سے وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی

تھی سبھی نے اسکی طبیعت کا باری باری پوچھا تھا سوائے شاہ میر کے کیونکہ وہ آج جلدی آفس چلا گیا تھا اسکے بعد سرور آفندی



بھی چکے گئے جبکہ شاہ زرنے کچھ دیر بعد آفس جانے کا فیصلہ کیا اور تب سے وہ چاروں روم میں بیٹھے رات کے واقعے کو ڈسکس کر رہے تھے۔

"کیا آپ سب نے بھی وہی محسوس کیا جو میں نے کیا تھا؟" فضہ نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا تھا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے، شاہ میر بھائی اور درنجف ایک دوسرے سے محبت کیسے۔۔۔؟" شاہ زرنے بھی الجھا پڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیوں نہیں کر سکتے؟" تسمیہ نے خفگی سے کہا۔

"کیونکہ وہ دونوں تو لڑتے جھگڑتے رہتے تھے، ان دونوں کی آپس میں کبھی بنتی ہی نہیں تھی" علیزے نے بھی حیرانگی سے وضاحت دی تھی۔

"آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے وہ دونوں آپس میں کیوں جھگڑا کرتے تھے؟" تسمیہ نے وضاحت مانگی۔

"بتایا تو ہے کہ انکی بنتی ہی نہیں تھی" فضلہ نے کہا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے وہ اپنی فیملنگز کو چھپانے کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہوں، اور لاسٹ ٹائم ہمارے پیپرز کے بعد بھائی

www.kitabnagri.com

اور درنجف مل کر مجھے کتنا تنگ کیا کرتے تھے" شاہ زر کے مائنڈ میں ایک کلک ہوا اور اس نے اپنا پوائنٹ بتایا۔

"ایگزیکٹو" تسمیہ نے پرجوش انداز سے کہا۔

"اوہ مائی گاڈ، ہم لوگ کتنے بیوقوف ہیں"

Posted On Kitab Nagri

علیزے نے حیرت سے کہا۔ توفضہ اور شاہ زہر بھی اپنی کم عقلی پر افسوس کرنے لگے۔

"بلکل ٹھیک کہتی ہے درنجف آپ تینوں کے بارے میں بیوقوفی میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے

"تسمیہ نے شرارتی انداز میں درنجف کی بات دہرائی تو سبھی اسے خفگی سے دیکھا۔

"اب ایسے فیسر نہ بناؤ مجھے اور زیادہ ہنسی
آئیے گی" تسمیہ نے ہنسی کو دباتے ہوئے کہا تھا

اور کمرے سے باہر آگئی باہر آتے ہی شاہ زہر نے اسکی کلائی کو تھام کر اسکے جانے کے کوشش کو ناکام بنایا۔

www.kitabnagri.com

"چھوڑے کوئی آجائے گا" تسمیہ نے کلائی کو چھڑواتے ہوئے کہا۔

"نہیں آتا کوئی، اور آپ کو بڑا تجربہ ہے محبت کے قیدیوں کو تلاش کرنے کا" شاہ زہر نے اسکی کلائی پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"محبت کے قیدیوں کو تلاش کرنا اور ملوانا تو ثواب کا کام ہے اسی لئے میں یہ کام کر رہی ہوں" تسمیہ نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"محبت کے قیدی تو ہم بھی ہے، ہمیں کب ملواری ہیں آپ؟" شاہ زرنے "ہمیں" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا آپ کو بھی محبت ہو گئی ہے؟" تسمیہ نے بناوٹی حیرانگی سے کہا۔

"جی بلکل" شاہ زرنے بازو چھوڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ ممانی جان سے بات کریں ناں کہ آپکو آپکی محبت سے ملوادیں" تسمیہ نے مناسب سا جواب دیا۔

"سچ میں؟" شاہ زرنے تصدیق چاہی۔

"جی بلکل" تسمیہ نے مسکراہٹ کو دباتے ہوئے

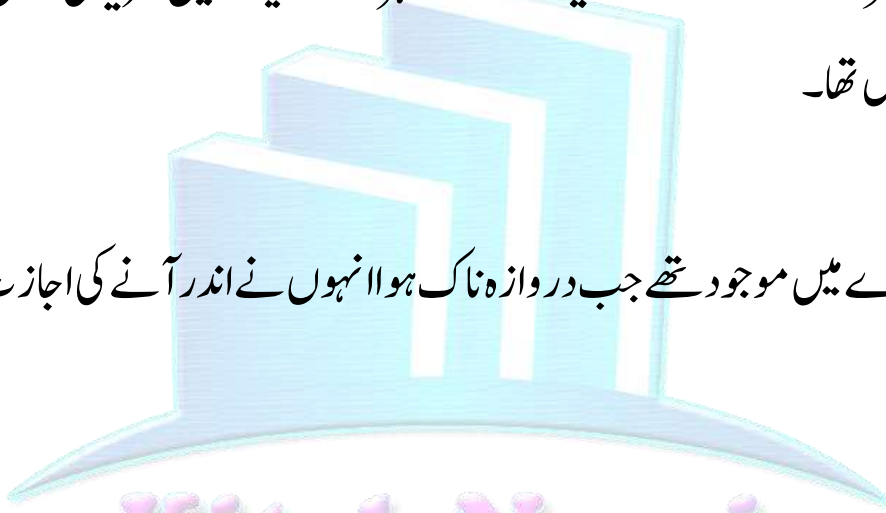
کہا اور وہاں سے بھاگ گئی جبکہ شاہ زرنے کچھ حیرانی اور خوشی کے جذبات لئے وہاں کھڑا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri



حجاب اور تسمیہ اپنے گھر شفٹ ہو گئے تھے انگلینڈ سے انکا شوہر احمد اور بیٹا حنین تبریزی واپس آ گئے تھے اور آج انکا ڈر آفندی ہاؤس میں تھا۔

سرور آفندی اپنے کمرے میں موجود تھے جب دروازہ ناک ہوا انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی تو در نجف اندر داخل ہوئی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اسلام علیکم بڑے بابا"

"و علیکم السلام، کیسا ہے میرا بیٹا، طبیعت ٹھیک ہوئی یا نہیں؟" سرور آفندی نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے نرمی سے کہا اور اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔

"کافی بہتر ہے، آپ بتائیں آپکی طبیعت کیسی ہے؟" در نجف نے بھی نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بس اپنے بچے کا چہرہ نظر آتا رہے تو میں بالکل ٹھیک ہوں، اور آپس کی بات ہے بخار کیوں ہوا تھا؟" سرور آفندی نے رازدارانہ انداز میں پوچھا۔

"تھکاوٹ کی وجہ سے" درنجف نے عام سے لہجے میں جواب دینے کی بھرپور کوشش کی۔

"چار دنوں سے میری بیٹی کی تھکاوٹ ہی نہیں اتری" سرور آفندی اس مرتبہ لاڈ سے بولے تھے۔
"بڑے بابا کافی عرصے بعد کوئی ایونٹ اٹینڈ کیا

ہے تو شاید اسی لئے زیادہ تھکاوٹ ہو گئی تھی" درنجف نے انہیں مطمئن کرنا چاہا جس پر وہ مطمئن ہو گئے تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آگے کا کیا پلین ہے ویسے"
"مطلب؟" درنجف نے الجھتی نظروں سے انہیں دیکھا۔

"مطلب کے اسٹڈیز کمپلیٹ ہو گئیں ہیں تو کوئی جاب وغیرہ کرنے کا پلین ہے؟"
"نہیں بڑے بابا فلحال تو ریسٹ کرنا چاہتی ہوں ہاں بعد میں سوچا جاسکتا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ہمم تو جاب کے بارے میں بعد میں سوچ لیجئے گا اب یہ بتائیں کہ شادی کے بارے میں کیا پلین ہے؟" در نجف انکے سوال پر شاکڈ رہ گئی تھی۔
"ش۔ شش۔ شادی؟"

"ہمم شادی"

"ن۔۔۔ نہیں بڑے بابا، ابھی تک تو نہیں سوچا" در نجف نے لہجے کو حد درجہ نارمل رکھتے ہوئے کہا سرور آفندی نے اسکے چہرے پر تذبذب کو دیکھا تھا۔

"چلے جب سوچ لیں تو انفارم کر دیجئے گا ہم تب بات کر لیں گے" سرور آفندی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور تبھی دروازہ ناک ہو کر کھلا تھا تو دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں شاہ میر کسی فائلز میں محو نمودار ہوا۔

"بابا یہ احسان بلڈرز کی فائل۔۔۔۔۔۔" شاہ میر اپنی بے دھیانی اور عجلت بھرے لہجے میں فائلز کو سرور آفندی کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا تھا لیکن چلتی زبان کو بریک تب لگا جب اس نے در نجف کو وہاں دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

در نجف سے اسکا سامنا چار دن بعد ہو رہا تھا دونوں کی نظریں یہ وقت ملی تھیں در نجف نے جلدی سے نظر جھکانی تھی جس سے شاہ میر کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" شاہ میر نے ایک کوشش کی شاید وہ نظریں اٹھا کر جواب دے گی۔

"بہتر ہے، بڑے بابا آپ لوگ بیٹھے میں چلتی ہوں" درنجف نے سرور آفندی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہاں سے چلی گئی جبکہ شاہ

میر کے پیشانی کے بل مزید گہرے ہوئے تھے ہاتھ میں پکڑی فائلز پر گرفت مضبوط ہوئی تھی اسکی پشت پر بڑی گہری نظر ڈالی تھی اس نے،

www.kitabnagri.com

یہ دیکھے بغیر کے سرور آفندی اسکے تاثرات بڑی غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

رات کو ڈنر کے بعد سبھی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے جب احمد تبریزی اور حجاب تبریزی سے سرور آفندی نے شاہ زراور تسمیہ کے رشتے کے

لئے بات کی تو ان لوگوں نے خوش دلی سے رشتہ قبول کیا تھا جس پر سبھی بہت خوش تھے فضہ علیزے اور درنجف بار بار اسے تنگ کر رہی

تھیں جبکہ وہ گلاب کا پھول بنی بیٹھی تھی ایسے ہی ایک خوبصورت ڈنر کے بعد وہ لوگ اپنے گھر کے لئے روانہ ہو گئے جبکہ باقی سب بھی

اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے جن میں درنجف بھی شامل تھی ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور سینڈل اتارنے کے لئے جھکی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا درنجف نے سر اٹھا کر دیکھا تو شاہ میر تھا جواب دروازے سے ٹیک لگائے اپنی لال آنکھوں

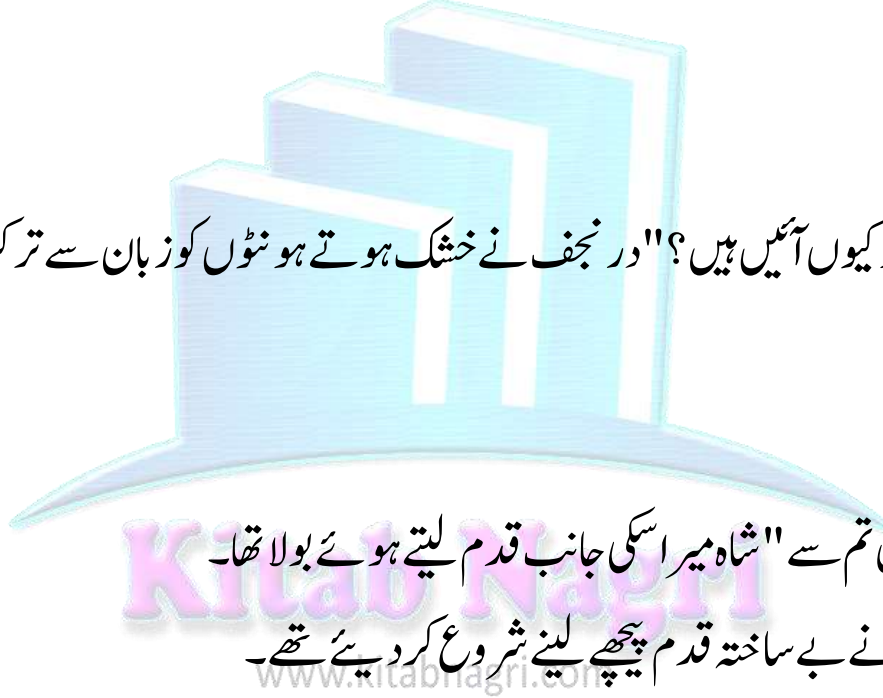
سے اسے گھور رہا تھا جو اسکن قمیص، میرون پاجامے میں لمبے بالوں کو کندھے کے ایک جانب ڈالے جھکی کھڑی تھی درنجف دفعتاً سیدھی

Posted On Kitab Nagri

ہوئی تھی ہاتھ کندھے پر گیا تو وہاں دوپٹہ نہیں تھا دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر کندھے پر اچھے سے پھیلا یا اور رخ شاہ میر کی جانب کیا تو اسکا سر

شاہ میر کے سینے سے ٹکرایا تھا درنجف نے تیز ہوتے تنفس کے ساتھ چند قدم پیچھے لیکر اپنا اور اسکا فاصلہ برقرار رکھا تھا۔

"آ-آپ۔۔ یہاں پر کیوں آئیں ہیں؟" درنجف نے خشک ہوتے ہونٹوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے پوچھا تھا۔



"بات کرنے آیا ہوں تم سے" شاہ میر اسکی جانب قدم لیتے ہوئے بولا تھا۔
"کیوں؟" درنجف نے بے ساختہ قدم پیچھے لینے شروع کر دیئے تھے۔

"بات کیوں کرتے ہیں؟" شاہ میر کے قدم ہنوز درنجف کی جانب اٹھ رہے تھے۔

"پپ۔۔۔ پتہ نہیں" درنجف نے چند قدم پیچھے لئے تھے اور مزید کے لئے تگ و دو بھی کر رہی تھی لیکن وہ قدم رائیگاں جا رہے تھے کیونکہ اسکی

Posted On Kitab Nagri

پشت دیوار سے جا لگی تھی اور اسے اپنی جان فنا ہوتی نظر آرہی تھی۔

"کیوں کر رہی ہو تم یہ سب؟" شاہ میر دیوار پر در نجف کے دونوں سائیڈوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے جانے کی راہیں بند تال کرتے ہوئے بولا تھا۔

اور وہ اس کے چہرے پر نظریں گاڑھے بند تال یعنی اس تالاب کی طرح جو چاروں جانب سے گھرا ہوا ہوتا ہے جس سے کھیت سیراب ہوتے ہیں ویسے ہی در نجف کی دید سے اپنے دل سے روح تک کو سیراب کر رہا تھا۔

"مم میں کک کیا کر رہی ہوں؟" در نجف نے گھبراتے ہوئے اس سے پوچھا تھا جبکہ نظریں بھی اس کی آنکھوں پر جمائی تھیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تمہاری نظر میں میری کوئی اوقات کوئی اہمیت نہیں ہے جو تم یوں سب کے سامنے میری ذات کی نفی کرتی ہو" شاہ میر کے لہجے سے در نجف کو اپنی پورے جسم میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی آنکھیں فوراً بند ہوئیں تھیں۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں" در نجف نے اس مرتبہ اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے کہا تھا۔

"تم آخر کہنا کیا چاہتی ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"میں صرف یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ آپ کو ایسا کیوں لگا کہ میں آپکو اگنور کر رہی ہوں، حالانکہ ہمارا شروع سے ایسا کوئی ریلیشن نہیں

رہا کہ میں آپکو اگنور کرو اور آپ اس طریقے سے اتنی رات کو میرے روم میں داخل ہو کر یہ سوال پوچھیں اور پیچھے ہو کر بات کریں

"در نجف کا پہلے سے کافی مضبوط لہجہ تھا اپنے دونوں ہاتھ شاہ میر کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے اتنا دور کر دیا کہ ان میں پانچ قدم کا فاصلہ پیدا ہو گیا تھا۔

"اگر بات مجھے ایسا لگنے کی ہے تو کیا تم نے مجھ پر اس احد کو فوقیت نہیں دی، کیا اس رات تم سب کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کروں

www.kitabnagri.com

اور میرے ساتھ کھڑے ہونے تک تم اعتراض کرو، سبکے ساتھ نارمل بیہو کروں اور میرے ساتھ بات کرنا تو دور کی بات ہے میری طرف

Posted On Kitab Nagri

دیکھنا تک گوارا نہیں ہے تو کیا یہ میری ذات کی نفی نہیں؟ "شاہ میر کا لہجہ اور اندازِ جلن سے لبریز تھے شاہ میر کیا بول رہا تھا اسے خود

بھی معلوم نہیں تھا بس جو کھولن تھی اتنے دنوں کی آج وہ باہر نکل رہی تھی اسکے الفاظوں کے زیر اثر در نجف کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"آپ کو اندازہ ہے آپ کیا بول رہے ہیں؟" در نجف نے شدید حیرت کے زیر اثر کہا تھا۔
"نہی مجھے نہیں اندازہ میں کیا بول رہا ہوں اور

مجھے انکے مطلب بھی نہیں سمجھنے میں یہاں بس ایک بات کہنے آیا ہوں، مجھے تم آئندہ احد کے ساتھ نظر نہ آؤں
ورنہ جو میں کروں گا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ تم برداشت نہیں کر پاو گی اور ایک آخری بات اتنی رات کو اس کمرے میں آنے کی تو یہ آدھار رہا اب میں
تمہارے کمرے میں نہیں آؤں گا

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

www.kitabnagri.com

بلکہ پورے حقوق کے ساتھ تم میرے کمرے میں

آؤں گی اس ننھے سے دماغ میں یہ بات بٹھالو "اسکی پیشانی پر شہادت کی انگلی سے دستک

دیتے ہوئے شاہ میر نے کہا اور ایک نظر اسکے سفید چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے آیا تھا ویسے چلا گیا جبکہ درنجف

اسکی آخری بات پر غور

Posted On Kitab Nagri

کرتی رہ گئی تھی مرے مرے قدموں سے بیڈ پر

آکر بیٹھی تھی سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کے گلاس کو بے ساختہ لبوں سے لگایا تھا اور ایک سانس میں اسے ختم کر ڈالا تھا۔

اچھی گلاس رکھا ہی تھا جب دروازے پر دستک ہوئی درنجف اچھل پڑی تھی گلاس نیچے گرتے گرتے بچا تھا۔

"کون؟" ڈرتے ڈرتے اس نے پوچھا۔ اور تبھی بتول آفندی اور زہرہ آفندی اندر داخل ہوئیں تھیں۔

"کیا کر رہی ہے ہمارے بیٹی؟" زہرہ آفندی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تھی جبکہ بتول

آفندی بھی ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں، آپ لوگ یہاں پر" درنجف نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

"کیوں ہم لوگ یہاں نہیں آسکتے کیا" زہرہ

آفندی نے خفگی سے کہا تھا۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر کیسی بات ہے؟" بتول آفندی نے بھی کہا تھا۔

"خوشی ہو رہی ہے آپ لوگوں کو اپنے کمرے میں دیکھ کر "
"سچی" زہرہ آفندی نے شاکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"مچی، بڑی ماما" زہرہ آفندی کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے درنجف نے کہا تھا اپنے لہجے کو حد درجہ نارمل رکھنے کی
پوری کوشش کر رہی تھی۔

"ہماری بیٹی بہت پیاری ہے کیوں بتول؟" زہرہ

آفندی نے اسکی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"بلکل بھابھی" بتول آفندی نے کہا اور نظریں جھکا لیں۔

"مجھے دال میں کچھ کالا نظر آرہا ہے" درنجف نے شرارتی انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میری جان دال میں کچھ کالا نہیں ہے بلکہ پوری دال ہی کالی ہے" زہرہ آفندی نے بھی شرارتی انداز میں کہا تھا۔

"تو پھر بتائیں کیا بات ہے" درنجف نے گھبراتے ہوئے پوچھ لیا تھا۔

"بات یہ ہے نجف کے شیراز بھائی نے تمہارے لئے احد کا رشتہ مانگا ہے" بتول آفندی نے اس کے سر پر جیسے بم پھوڑا تھا اور وہ حیران نظروں سے

زہرہ آفندی اور بتول آفندی کو دیکھ رہی تھی ساتھ دماغ میں شاہ میر کی بات گھوم رہی تھی۔

"لیکن نجف ہم نے ہمیشہ تمہیں شاہ میر کے ساتھ دیکھا ہے" دوسرا بم بھی درنجف کے سر پر پھٹا تھا۔

www.kitabnagri.com

"سرور بھائی کی، زہرہ بھابھی کی اور میری بھی یہی خواہش ہے کہ تمہاری شادی شاہ میر سے ہو" بتول آفندی اس کے تاثرات کو دیکھتے

ہوئے آرام اور ٹھہر ٹھہر کر بات کر رہیں تھیں اور درنجف سب کچھ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ ہماری ہی نہیں بلکہ تمہارے بابا کی بھی یہی خواہش تھی بچپن میں ہی تم دونوں کا رشتہ طے ہو گیا تھا وقت گزرتا رہا اور تم دونوں بڑے

ہوتے گئے تمہاری اور شاہ میر کا آپایا جھگڑا ہی ختم نہیں ہوتا تھا تو ہم سب نے یہی فیصلہ کیا کہ اس بارے میں تم دونوں سے چھپایا جائے اور

ہم اچھی بھی کچھ وقت نہ بتاتے لیکن شیراز بھائی نے تمہارا ہاتھ مانگ کر ہمیں مجبور کر دیا کہ ہم ساری حقیقت کو تمہارے سامنے رکھیں اور

تم ہی ختمی فیصلہ کرو گی، بھائی صاحب بھی پہلے تمہاری مرضی کو ترجیح دے رہے ہیں، اسی لئے میں اور بھابھی تم سے اس موضوع پر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بات کر رہے ہیں "بتول آفندی نے بہت نرمی سے اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھیں جبکہ زہرہ آفندی چپ بیٹھی ہوئیں تھیں

اور درنجف سر جھکا کر بات سن رہی تھی اور
آنسو پینے اور مضبوط ہونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو نجف تمہارے پاس دو آپشن ہیں ایک احد جو بہت ہی سبکھا ہوا اور ویل مینز ڈھ ہے جبکہ شاہ میر کی ہر اچھی اور بری عادت کو تم

سے بہتر اور کوئی نہیں جان سکتا، تم جتنا وقت لینا چاہو لے سکتی ہو لیکن فیصلہ جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا" بتول آفندی نے اس

پر واضح کر دیا تھا اور پھر چپ ہو کر اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگیں۔

"مما آپ کو پتہ ہے احد علیزے میں انٹر سڈ ڈھ ہے پھر بھی میرا رشتہ۔۔؟" در نجف نے دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر وہ دونوں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خاموش ہو گئی تھیں۔

"ہمیں معلوم ہے احد اور علیزے کے بارے میں، اسی لئے تو ہم نے یہ فیصلہ تم پہ چھوڑ دیا ہے" زہرہ آفندی نے پیار سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑی ماما پکوپتہ ہے میری اور شاہ میر کی کبھی نہیں بنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہم اتنا جھگڑا کرتے تھے لیکن یہ پوری زندگی کا فیصلہ

ہے، مجھے نہیں لگتا کہ ہم کبھی بھی ایڈ جسٹ کر پائیں گے" در نجف نے دل پر پتھر رکھ کر شاہ میر کی باتوں کو بھلائے اس رشتے کی سب سے

بڑی خامی بتائی تھی اور انہیں اس سے باز رکھنا چاہتا تھا لیکن وہ دونوں اسکی بار پر مسکرا رہی تھیں۔

"بھابھی ہماری در نجف نے ہمیشہ وہی کیا جو دل نے چاہا لیکن ایک فیصلہ دماغ سے کیا جو اتنے سال ہم سب کے لئے ازیت کا باعث بنا رہا تھا

اور آج پھر یہ فیصلہ دماغ سے کر رہی ہے" بتول آفندی نے آبدیدہ ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"دیکھو نجف ہم نہیں جانتے تمہارے اور شاہ میر کے درمیان کیا کشیدگی چل رہی ہے یا کیا غلط فہمی ہے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں تم دونوں

Posted On Kitab Nagri

نے اسکی بات کو کاٹ کر کہا تھا اور مزید کوئی بھی بات کئے بغیر وہاں سے چلی گئی جبکہ زہرہ آفندی اسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور وہ بھی

بلی گئیں ج کہ در نجف اپنا گھومتا سر تھامے وہی بیٹھ رہی تھی۔۔۔۔۔



علیزے، احد، فضہ اور حنین کی منگنی جبکہ تسمیہ، شاہ زرا اور در نجف شاہ میر کے نکاح کی ڈیٹ فائنل ہو گئی تھی آ
فندی ہاؤس میں تمام

تقریب ایک ہی دن منعقد تھی نکاح کی تیاریاں خوب زور و شور سے جاری تھیں تسمیہ اور شاہ زر، فضہ حنین، علیزے احد، دل جمعی سے

تیاریاں کر رہے تھے آفندی ہاؤس میں ہر کوئی خوش تھا مطمئن تھا ان سب میں دو نفوس بالکل خاموش ہو گئے تھے ایک وجود مطمئن تھا تو

Posted On Kitab Nagri

دوسرا وجود ہر کسی کو نظر انداز کرتی رہتی تھی سارا دن کمرے میں گزرتا لپچ اور ڈنر سب کے ساتھ اور وہ بھی تب جب شاہ میر نہیں ہوتا

تھا سب کے ساتھ کرتی تھی۔

نکاح کے لئے "ہاں" در نجف نے بہت سوچ سمجھ کر کی تھی وہ اپنا آپ اپنی انا بھول سکتی تھی لیکن احداور علیزے کے درمیان نہیں آسکتی

تھی اسی لئے در نجف نے اپنی تمام تر تکلیف کر لوجذبات کو ایک جانب رکھ کر شاہ میر کے نکاح کے لئے ہاں کی تھی لیکن اس کے سامنے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنے سے گریز کر رہی تھی۔ یہ گریز کوئی شرم یا حیا نہیں تھی ہر بار کی طرح ندامت سراٹھاتی تھی جو اسے ہر بار کی طرح اپنی پست

سوچ کی پستی میں ڈال دیتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شاہ میر نے بہت کوشش کی اس سے ایک ملاقات کرنے کی یا اس سے بات کرنے کی لیکن در نجف نے اس کی ذات کو نظر انداز کر کے رکھ دیا تھا

شاہ میر کا اس سے سامنا بہت ہی کم ہوتا تھا ادھر سے در نجف ایسے غائب تھی جیسے کبھی سامنا ہی نہیں ہوگا لیکن ہوتا تو وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔

زہرہ آفندی، بتول آفندی، حجاب تبریزی، شاہ زر، تسمیہ، فضہ، علیزے احد، حنین سبھی لوگ مشترکہ شاپنگ کے لئے گئے ہوئے تھے اور گھر

میں صرف در نجف تھی جو اپنی طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے گھر ہی رک گئی تھی کیونکہ

آفس سے شاہ میر نے بھی انہیں جوائن کرنا تھا اور شاہ میر کا سامنا ہی تو در نجف نے نہیں کرنا تھا۔

موسم میں ہلکی ہلکی خنکی چھائی ہوئی تھی در نجف شاور لیکر گیلے بالوں میں کنگھی کرنے کے بعد ویسے ہی لاونج میں آگئی تھی بالوں کی

Posted On Kitab Nagri

لٹوں سے گرتے موتی اسکی کمر کو بھگور ہے تھے اور وہ ان سب سے بے پرواہ سی صوفی پر بیٹھی ہوئی تھی اور بیٹھے
بیٹھے کب اسکی

آنکھ لگی اسے احساس ہی نہ ہوا احساس تو تب ہوا جب اسے ایک مانوس سے خوشبو کا ہالہ اپنے آس پاس محسوس ہوا
وہ خوشبو اسکے

اتنے پاس تھی کہ اسے گماں ہوا کہ وہ اس شخص کی سنگت میں ہے جو اسکے دل کے کسی نہاں خانے میں رہتا ہے
در نجف نے گہری سانس

لیکر اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا، اپنے پاس کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے
آنکھیں کھولیں تو شاہ میر اسکے ساتھ بیٹھا

اسکے موہنے چہرے کو فرصت سے دیکھنے میں
محو تھا در نجف نے گھبرا کر اٹھنا چاہا تھا لیکن شاہ میر نے اسکی کلائی سے پکڑ کر واپس بیٹھا

لیا جیسے اسے معلوم تھا اب کہ وہ کیا کرے گی۔

Posted On Kitab Nagri

"شاہ میر پلینز مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی میرا ہاتھ چھوڑیں" در نجف اسکی حرکت پر حیران رہ گئی تھی
کیونکہ اتنے سال شاہ میر

اسے صرف زبان سے ہی مخاطب کرتا تھا اور اب اسے کیا ہو گیا تھا اس رات کمرے میں آنے والی حرکت اور اب
یہ ہاتھ پکڑنے والی حرکت،

در نجف نے در نجف نے لہجے کو ہموار رکھتے ہوئے اپنی۔ کلائی چھڑوانے چاہی لیکن شاہ میر کی گرفت اور زیادہ
مضبوط ہوئی تھی۔

"شاہ میر پلینز" در نجف نے ایک اور کوشش کی تھی لیکن شاہ میر ایک دم سے اٹھایا اور اپنے کمرے کی جانب
بڑھ گئے لگا در نجف کی کلائی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہنوز اسکے ہاتھ میں تھی اور وہ اسکے ساتھ بھاگنے کے سے انداز میں گھسیٹ رہی تھی کمرے میں داخل ہونے کے
بعد شاہ میر نے اسکی کلائی

ایک جھٹکے سے چھوٹی تھی جس سے وہ بامشکل گرتے پرتے پچی تھی در نجف نے چہرہ گھوما کر دیکھا تو شاہ میر
کمرے کا دروازہ لاک

Posted On Kitab Nagri

کر رہا تھا۔

"شاہ میر یہ کیا طریقہ ہے؟" در نجف نے شاہ میر کو دروازہ لاک کرتے اور اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"مجھے باہر جانے دیجئے" در نجف نے غصے سے کہا تھا اور دروازے کی جانب بڑھنے لگی جب شاہ میر نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر دیوار

سے اسکی پشت لگا دی دیوار پر اسکے دونوں جانب ہاتھ رکھ دیئے تاکہ وہ کہیں بھاگ نہ جائے غصہ، بے چینی اور اضطراب کے تاثرات لئے وہ

اپنی لہو چھلکاتی آنکھوں سے در نجف کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں حیرانی، پریشانی، گھبراہٹ اور اس قدر شاہ میر کی قربت سے

تذبذب کا۔ شکار ہو رہی تھی، ہمت کر کے اس نے شاہ میر کی جانب دیکھا۔

"شاہ میر یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا" لہجے کو تھوڑا غصے والا بناتے ہوئے در نجف نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"شاہ، شاہ کہو" اسکے چہرے کی اڑی رنگت کو دیکھتے ہوئے شاہ میر مزید اسے بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"جو بھی ہے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا"

"تو پھر تم سکھا دو، مجھے تو نہیں آتا "

"تھوڑا دور رہ کر بات کریں" درنجف نے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے کہا تھا اسکی کنفیوز شکل

سے محفوظ ہوتے ہوئے شاہ میر نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"کیوں؟"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیوں کیا؟، مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے کیا یہ کافی نہیں ہے"

"اور مجھے تمہارے قریب آنا پسند ہے اور میرے لئے یہی کافی ہے" شاہ میر نے انتہائی پرسکون انداز میں کہا تھا

نظریں ہنوز درنجف کے چہرے

Posted On Kitab Nagri

کا طواف کر رہی تھیں جس کو شاہ میر فرصت سے دیکھنے میں محو تھا وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔

"شاہ میر آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں؟" درنجف نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ شاہ میر کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔

"تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو؟"

"میں کیا کر رہی ہوں؟" درنجف نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا پوچھا۔

"مجھے نظر انداز"

"میں کیوں آپکو نظر انداز کرنے لگی" درنجف نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہیں پتہ ہوگا"

"یہ فالتو سوال ہے کوئی اور سوال کریں" درنجف نے بات بدلتے ہوئے کہا کیوں کہ اسکے پاس جو جواب تھا وہ شاہ میر کو دینا نہیں چاہتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے چھوڑ دیا" شاہ میر نے کہا تو در نجف نے سکھ کا سانس لیا۔

"کیا تم اس شادی سے خوش نہیں ہو؟" شاہ میر کے سوال پر در نجف کے چہرے کا رنگ یکلخت تبدیل ہوا تھا۔

"نہیں" در نجف نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا تھا اسکے لئے یہ سوال بہت مشکل تھا اور اس کا جواب اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا لیکن در نجف نے پھر بھی دیا تھا۔

"یہ بات یہ انکار میری ذات کی نفی میری
آنکھوں میں دیکھ کر کرو"

"میں اپنی بات دہرانے کی عادی نہیں ہوں"

در نجف نے شاہ میر کی آواز میں موجود تکلیف کو محسوس کیا تھا لیکن یہی وہ لمحہ تھا جب اسے کمزور نہیں ہونا تھا۔

"ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر یہ انکار کرو" شاہ میر نے اس سے کہا در نجف کچھ پل خاموش رہی شاید مضبوط کر رہی تھی شاہ میر

Posted On Kitab Nagri

کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنے ہی لگی تھی جب شاہ میر نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے بولنے سے باز رکھا تھا۔

"در نجف آفندی تمہارے سینے میں جو چیز دھڑک رہی ہے ناں اسے شاید دل کہتے ہیں لیکن تمہارے دل کی جگہ ایک پتھر نے لے لی ہے اسی

لئے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہنے کی ہمت
رکھتی ہو لیکن در نجف آفندی میرے سینے میں پتھر نہیں ہے دل دھڑکتا ہے ایسا نہ ہو تمہارے
انکار کی صورت میں یہ دھڑکنا ہی بھول ہی جائے "شاہ میر نے دکھ سے کہا تھا، در نجف خاموشی سے پلکیں
جھکائے کھڑی تھی شاید

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ہاتھ رکھ کر دیکھو میرے دل پر تمہاری اس قدر قربت پہ کیسے دھڑک رہا ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے ابھی بند ہو
جائے گا "شاہ میر نے در نجف

Posted On Kitab Nagri

کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھ لیا اور اسکی بات کی تصدیق اسکی تیز سے تیز تر ہوتی دھڑکنیں تھیں۔

"شاہ میر پلینز" در نجف نے ہاتھ نکالنا چاہا تھا۔

"نجف تمہاری آنکھوں سے تمہارے چہرے سے تمہارے دل کا حال بتا سکتا ہوں، کیوں خود پر ضبط کر رہی ہو جو دل میں ہے کہہ دو میں سب

سننے کے لئے تیار ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ سب سچ ہو" شاہ میر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر کہا۔

"نجف تمہاری فیملنگز میں بہت اچھے سے جانتا ہوں پھر مجھ سے ایسی بے رخی کیوں بتاؤ نجف آخر کیا وجہ ہے بتاؤ" شاہ میر اسے بولنے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پر اکسار ہاتھ اور وہ جو کب سے خود پر ضبط کئے کھڑی تھی شاہ میر کے سینے سے لگ کر بالکل بالکل کر رونے لگی تھی اتنے سالوں کا غبار جو

دل میں بھرا ہوا تھا اسے نکلنے کا راستہ مل گیا تھا اور اتنی شدت سے در نجف روئی تھی کہ اسکی ہچکی بندھ گئی لیکن رونے کی شدت میں

Posted On Kitab Nagri

کوئی کمی نہ آئی شاہ میر نے اسکے گرد بازو کا حصار مضبوط کیا لیکن اسے خاموش کروانے کی کوشش نہیں کی
در نجف کے دل کا غبار کچھ

ہلکا ہوا تو در نجف نے بولنا شروع کیا۔

"شاہ میر میں آپ کے قابل نہیں ہوں آپ مجھے ڈیزو نہیں کرتے آپ ایک ایسی لڑکی کو ڈیزو کرتے ہیں جو
بہت خوبصورت ہو جسکی

سوچ آپکی سوچ کی طرح پاکیزہ ہو جس کے زہن میں آپ کیلئے کبھی کوئی شک نہ ہو،
آپ نے بہت اچھا کیا تھا مجھے تھپڑ مار کر آخر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے بھی تو پتہ چلا میں کیسی ہوں میری سوچ کیسی ہے، لیکن خدا کی قسم شاہ میر میں اب اس در نجف سے بہت
مختلف ہوں، اپنے آپ

کو بہت بدلنے کی کوشش کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں بہت بدل گئی ہوں، اتنا سب کچھ بدل دیا میں نے، بہت
کچھ پیچھے چھوڑ

Posted On Kitab Nagri

دیا میں نے لیکن آپ سے محبت کرنا نہیں چھوڑ سکی یہ میرے بس میں نہیں تھا، شاہ میری وجہ سے آپ بہت ہرٹ ہوئے تھے اس دن بھی

معافی مانگی تھی اور اب بھی معافی مانگ رہی ہوں خدا مجھے معاف کر دیں میں نے آپ پر بہتان لگایا آپ پر کیچڑ اچھالا، میں آپ کی

سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے معاف کر دیں "در نجف نے روتے ہوئے اپنی ازیت، اعتراف محبت اور معافی مانگی، در نجف نے باقاعدہ شاہ میر



کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے جنہیں شاہ میر نے فوراً تھام لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"در نجف پلینز نہیں، مجھ سے معافی مت مانگو، ہاں میں ہرٹ ہوا تھا اور تمہاری باتوں کی وجہ سے مجھے غصہ آگیا تھا کیونکہ جس

لڑکی کی تم بات کر رہی تھی تو وہ زین کی منگیتر تھی جس کی کچھ دنوں میں شادی تھی اور میں اسے یونی سے گھر ڈراپ کرنے گیا تھا

Posted On Kitab Nagri

اور دوسری بات ہو ٹلنر کی تو مجھے نہیں یاد کہ تم نے کب ہم دونوں کو دیکھا لیکن ایک دن میں زین اور انکے ساتھ انکی شادی کی شاپنگ کرنے

گیا تھا بس مجھ سے آرام سے پوچھتی میں بتا دیتا لیکن جس وے میں جس انداز میں تم نے باتیں کہیں مجھے غصہ آیا اور میرا ہاتھ اٹھ گیا

انفیکٹ اس کے لئے تو مجھے معافی مانگنی چاہئے "شاہ میر اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں۔

تھامتے ہوئے بولا تھا جبکہ درنجف تو شرمندگی کی یہاں خانوں میں ڈوب چکی تھی۔

"شاہ میر آپ مجھے ڈیزو۔۔۔۔۔۔ در نجف نے بولنا چاہا تھا لیکن شاہ میر نے اسکی بات کاٹ دی۔

"میرے لئے اس دنیا کی سب سے خوبصورت، پاک ذہنیت کی مالک، دل کی صاف، کردار کی پاک اور زبان کی سچی لڑکی صرف درنجف

Posted On Kitab Nagri

آفندی ہے اور رہی بات کہ میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے بلکہ تم میرے جیسا انسان ڈیزرو نہیں کرتی شاید اسی

لئے تم اس شادی سے انکار کر رہی ہو "شاہ میر نے اسکے لئے خوبصورت الفاظ استعمال کئے تھے اور وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں خوش ہوں، لیکن آپ نہیں خوش "رندھی آواز شاہ میر کو سنائی دی تھی۔

"جتنا میں خوش ہوں اس شادی پر شاید ہی کوئی خوش، جسے میں نے تہجد کی نمازوں

میں مانگا تھا میرے خدا نے مجھے وہ نوازدی ہے یا ایسا کہنا بہتر ہو گا کہ عطا کی ہے "

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ "

www.kitabnagri.com

"اتنی نازک سچویشن میں، میں تم سے جھوٹ بولوں گا "شاہ میر نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کبھی بتایا ہی نہیں؟ "

Posted On Kitab Nagri

"کیسے بتاتا؟ ہر وقت تو تم جھگڑا کرتی رہتی تھی مجھ سے، اور ویسے بھی یہ میرا راز تھا میری محبت کا راز، رازِ محبت "
شاہ میر نے

اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو شاہ میر کے خوبصورت اظہار پر درنجف کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اب سے ہم "ہم راز" ہیں اپنی محبت کے "شاہ میر کے کہنے پر درنجف نے اثبات میں سر ہلایا تو شاہ میر نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی اور باہر کو قدم بڑھائے تھے۔

"تم بخوش ہو؟" شاہ میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔ درنجف مسکراہٹ کو دباتے ہوئے شاہ میر کے قریب ہوئی اور اسکی ٹائی کی ناٹ کو سہی کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"ہممم خوش تو ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ احد جیسے کمال شخصیت کے بندے سے میں نے شادی سے انکار کر دیا "شاہ میر اسکی بات پر حیران رہ گیا تھا جبکہ درنجف کی آنکھوں میں ناچتی شیطانی کودیکھا۔

"تم مزاق کر رہی ہو؟"

"بلکل شاہ میں مزاق کر رہی ہوں "درنجف نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ پانچ قدموں کا فاصلہ بڑھایا۔

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں آج میں نہیں چھوڑوں گا، ستائیس سال سے ناک میں دم کیا ہوا ہے اسکا حساب تو تم اب دو گی ہاتھ آ جاؤ
ایک مرتبہ "شاہ میر نے اسے وارنگ دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پکڑ کر دکھائیں "در نجف کہتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی تھی جبکہ شاہ میر بھی اسکے پیچھے تھا غلط فہمیاں
دور ہوئیں تو سب

کچھ صاف نظر آنا شرع ہوا تھا، انسان ایسے ہی جب کوئی غلط فہمی ہو جائے تو بیٹھ حل کرنا چاہئے ناکہ در نجف کی
طرح جذبات میں بہہ

کر ایسے فیصلے کرنے چاہئے جو اپنوں کے لئے تکلیف کا باعث بنیں، ان دونوں کے چہروں کی مسکراہٹ کو گھر کے
اندر داخل ہوتیں زہرہ اور

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بتول آفندی نے دیکھا جبکہ دونوں مائیں اپنے بچوں کی ان خوبصورت خوشیوں کے لئے خدائے واحد کے سامنے
شکر گزار ہوئی تھیں۔۔۔۔



The end ✨

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595